مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی موازی ار ذمہ خریدار ہوگی۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عار فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد کی قیمت ۲؍ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم مہر کے ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا) جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عار بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں ان کے واسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا درخواستیں جلد آویں۔ (مینجر اخبار بدر قادیان)

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ قیمت ۲؍

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳؍

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲؍

سر الشہادتین۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف صاحب شہید کی پیشگوئی سعد و لبین سے۔ قیمت ۱؍

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۱؍

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳؍

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ۔ قیمت ۲؍

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین۔ قیمت ۲؍

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۳؍

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں دلچسپ۔ قیمت ۱؍

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ قیمت ۱؍

مور کہ سیدہ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جوابات۔ قیمت ۱؍

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں جن کی تمام قوتوں کو واسطے ... کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں مفصل ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر۔ جذام۔ استسقا۔ زردی رنگ و تنگی نفس و دق و سحوجیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلس البول و سیلان منی۔ پیوست اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پوسے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو جیسا تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے لاردانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایڈیٹر بدر

نادر موقعہ ہے

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ فی تولہ ۴؍ و عرق دافع بخار ملیریا فی بوتل عہ و دیگر ہر قسم کی طبی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں۔

الراقم

خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رسل نگر گوجرات

(بدر پریس قادیان میں پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ محمد الہی)

عید الفطر

احباب کو عید مبارک ہو۔ قادیان میں چاند بروز جمعہ شام کو دیکھا گیا تھا۔ بہت باریک تھا۔ اس واسطے سب لوگ نہیں دیکھ سکے حضرت خلیفۃ المسیح نے اور قریباً دس اور آدمیوں نے دیکھا۔ سنا گیا ہے کہ لاہور میں صرف احمدی جماعت نے باہر کی آئی ہوئی تاروں کے مطابق ہفتے کے دن عید کی اور امرتسر میں بھی عید ہفتہ کے دن پڑھی گئی مگر بٹالہ میں اتوار کے دن پڑھی گئی۔ لاہور کے کسی مفتی نے فتوے دیا تھا کہ تار کا اعتبار نہیں اس واسطے عید ہفتہ کے دن نہ ہو سکی امید ہے کہ جن لوگوں نے اس امر میں تار کا اعتبار نہیں کیا وہ دوسرے معاملات میں بھی اپنے مفتی صاحب کے فتوے پر عمل درآمد کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز عید مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور جو خطبہ آپنے پڑھا وہ لکھ کر اور حضور کو دکھا کر اسی اخبار کے صفحہ ۹ سے شروع کر کے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

جیساکہ اس اعلان سے ہے جو اسی اخبار کے صفحہ ۱۲ پر دیا گیا ہے۔ احباب کو معلوم ہوگا بعض نادانوں نے مقدرا افواہیں بعض احباب کے متعلق اڑائی تھیں۔ ضروری ہے کہ سب لوگ احتیاط سے کام لیں اور اگر بالفرض وہ اپنے خیال میں کوئی کمزوری اپنے بھائی میں دیکھیں تو چاہیئے کہ اس کے واسطے دعا کریں تاکہ اس کی وہ کمزوری دور ہو جاوے۔ تے باہم نصیحت اور فساد [illegible] سے کہنا چاہیئے اور بہت پردہ پوشی سے کام لینا چاہیئے۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو دیکھے کہ تیرے بھائی میں کوئی بدی ہے تو بجائے اس کے کہ تو اس کی شکایت کسی کے آگے کرے چالیس دن حضرت رب العزت کی درگاہ میں اس کے واسطے دعا کر۔ غرض سب کو چاہیئے کہ دعاؤں میں مصروف رہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جمعۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کامیابی کا کونسا ہتھیار آپکے پاس ہے تو میں نے اسے جواب دیا کہ ہم نے کامیابی کا وہ ہتھیار ہاتھ میں لیا ہے جو تمام مذاہب میں مسلم ہے اور وہ ہے

دُعا

سو میرے بھائیو دعاؤں میں مصروف رہو اور خدا تعالیٰ کے فضل کے امیدوار رہو۔ خدا کے سب وعدے سچے ہیں جو اس نے رسول کی معرفت ہم کو دیئے ہیں۔ مگر ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ وعدے ہم پر پورے ہوں۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں بعد نماز عصر کا درس قرآن شریف پھر شروع ہوگیا۔ عشرۂ آخر رمضان المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اور حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ان احباب کے واسطے بالخصوص جنھوں نے ان کی خدمت میں اپنی درخواستیں بھیجی تھیں بہت دعائیں کیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے رمضان شریف کے تین آخری روز عاجز کو بھی اعتکاف اور دعا اپنے واسطے اور احباب کے واسطے نصیب ہوئی۔ فالحمد للّٰہ۔

نور کا دوسرا پرچہ بھی آب و تاب سے شائع ہوگیا ہے امید ہے کہ اسی طرح استقامت کے ساتھ یہ اخبار نکلتا رہیگا۔

شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم بخیر و عافیت قادیان ہوگئے ہیں اخبار الحکم چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ آیندہ کیواسطے اس کے باقاعدہ جاری رکھنے کی کوشش شیخ صاحب موصوف کریں گے۔

احباب اس امر سے آگاہ ہیں کہ چند سالوں سے ماہواری رسالہ تشحیذ الاذہان جو قوم کے نوجوانوں کی خاطر نوجوانوں کی ہی سعی سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر ادارت جاری ہے اب اس کے انتظام میں مزید اصلاح اور ترقی کے واسطے حافظ عبد الرحیم صاحب کی خدمات انجمن تشحیذ الاذہان نے محفوظ کر لی ہیں چونکہ حافظ صاحب موصوف بہت عرصہ تک دفتر میگزین میں کام کرتے رہے ہیں اور اخباری انتظام کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں اس واسطے ہمیں امید ہے کہ ان کے زیر اہتمام رسالہ مذکورہ بہت ترقی کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا وقت حسب معمول یکم شوال ۱۳۲۱ھ سے بدل گیا ہے اب نو بجے صبح مدرسہ کھلتا ہے اور ۴ بجے بند ہوتا ہے درمیان میں نماز ظہر کے واسطے رخصت ہوتی ہے اور تمام طلبا اساتذہ کی زیر نگرانی مسجد اقصیٰ میں جاکر نماز ادا کرتے ہیں۔

معذرت تاکہ عید کا خطبہ پورا اس اخبار میں نکل سکے یہ اخبار وقت پر شائع نہیں ہو سکا اور دو دن دیر کے بعد نکلا ہے اس اخبار کے ساتھ جلد ۸ ختم ہوتی ہے۔ اگلی جمعرات کو اخبار نہیں نکلیگا اور نئی جلد کا پرچہ انشاء اللہ چار نومبر ۱۹۱۲ء کو شائع ہوگا

اطلاع نومبر کا کوئی پرچہ سنہ ۱۹۱۲ء کے لئے تمام احباب کیخدمت میں بجز ان کے جنھوں نے چندہ سالانہ سنہ ۱۹۱۲ء پیشگی ادا کر دیا۔ وی پی کیا جائیگا (۱) جو وی پی لینے کے لئے تیار نہ ہوں اطلاع دیں تاکہ انہیں وی پی نہ کیا جاوے جو صاحب بند کرانا چاہتے ہیں وہ بھی مطلع کریں۔ جو صاحب دسمبر کے جلسہ پر قیمت دینگے؟ بھی کارڈ لکھدیں۔

حضرت خواجہ شمس سیالوی انسان جب کسی کی تعریف یا خوش اعتقادی میں حد اعتدال سے گزر جاتا ہے تو وہ بھی اس کی ہجو بن جاتی ہے نعمان بن ثابت یعنی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تعریف میں جہاں ایک وضعی حدیث بیان کرتے ہیں وہاں یہ لکھا ہے کہ یہ بھی کم مضحکہ خیز نہیں کہ آپنے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف کندھا بھی نہیں کیا اسی طرح بعض ہوش و حواس باختہ لوگوں نے سید عبد القادر جیلانیؒ کے بارے میں عجیب عجیب کرامتیں اختراع کی ہیں بلکہ میں نے ایک نقشبندی پیر کی مدائح میں پڑھا ہے کہ آپ کو تہجد کیوقت برات کا شور برا معلوم ہوا تو آپنے تمام برات کے آدمیوں کو ایک پیالہ کے نیچے بند کر دیا اور خود کہیں چلے گئے چھ ماہ کے بعد آکر نکالا لاحول ولا قوۃ۔ ان مزخرفات کی کوئی حد ہے۔ خواجہ شمس کے سوانح ہمارے دوست مسٹر فوق نے رسالہ صوفی میں چھپوائے ہیں آپنے شریعت کی پابندی کے عنوان سے جو ہنسی خیز عبارت لکھی ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

"ایام سفر و علالت میں گو بہت سے شرعی عذر روزہ اور نماز قضا کرنے کے موجود ہوتے ہیں لیکن آپ کمال مستعدی سے ان کا **مقابلہ** کرتے اور سفر کی تکلیف اور گرمی کی شدت اور بعض اوقات فاقہ کشی کی نوبت سے آپ ہرگز نہ گھبراتے" دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہیں کہ آپ قرآن کے ارشاد فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفرٍ فعدۃٌ من ایام اخر۔ کی بڑے زور سے مخالفت فرماتے۔ اسے روشنی طبع تو ہم بلاشبہ ہی۔

خواجہ شمس واقعی بڑے بزرگ اور خدا یاد آدمی تھے۔ مگر کوئی ضرورت نہیں کہ ہم ان کی تعریف میں ایسا طریق اختیار کریں جس سے ہجو ملیح کا رنگ پیدا ہو جاوے۔ [illegible] الدہی ان کی خدمت میں ایک دفعہ بڑی عقیدت سے حاضر ہوئے تھے تمام رات آپکے سرہانے موسم گرما میں پنکھا کرتے رہے آپ سحری کیوقت بیدار ہوئے کاروبار زمینداری کے متعلق خدام کو کچھ ہدایت دیکر آپ پھر سو گئے پھر صبح ہوئی جس وقت پندرہ منٹ طلوع آفتاب سے رہ گئے اٹھے اور اٹھ کر وضو فرمایا۔ قل اعوذ برب الفلق سے جماعت کرائی رحمۃ اللہ مغفرت کرے آپکے بہت مرید ہیں جو وظائف و عملیات و سرود کے اثرات کی کہانیاں بیان کرتے رہتے ہیں گو ہمارے **کان** نبوی متابعت کے خوشگوار واقعات سننے کے عادی ہوں۔ (اکمل)

ثناء اللہ کی مفتریات مینے ثناء اللہ کی ایک کتاب تقل اسلام پر ریویو کیا تھا اور جہانتک خدا نے مجھے فہم بخشا ہے میں نے نیک نیتی سے انصاف کے ساتھ رائے دی تھی اس پر مولوی فاضل امرتسری بہت جھنجھلائے ہیں اور اس شدت غیظ و غضب میں بہت کچھ کہہ ڈالا ہے کچھ افتراؤں کی تردید ہمارے دوستوں نے کر دی باقی یہ دعوی کہ میری سلامت اسلام حضرت مسیح موعود سے بڑی ہوئی ہے۔ اس کی تردید میں ایک مضمون مولوی فضل دین صاحب لکھنگو یہ وہی مولوی صاحب ہیں جن کے ایک مضمون کے جواب سے تاحال آپ عہدہ برآ نہیں ہو سکے ایک اور افتراء بھی ہے جو میری ذات کے متعلق ہے وہ یہ کہ میں مولوی فیض اللہ کے ساتھ ان کے پاس گیا تھا یہ بالکل **غلط** اور خلاف واقعہ امر ہے کیونکہ وہ "نوجوان لڑکا" میں نہیں تھا بلکہ میں تو اس سے پہلے آپ کو سرچشمہ آریہ

خ

جو دارالامان میں عید ۹ سنہ ۶ کو ۸ بجے صبح
کے قریب مسجد اقصیٰ میں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے سنایا
اُسی وقت لکھا گیا تھا دوبارہ پھر حضرت کو دکھایا گیا
اور آپ کی اجازت سے

ابتداء حضرت امیر المومنین نے شہادت کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا قبل اس کے تمہیں اس کی تفسیر سناؤں چند ضروری باتیں سنانا چاہتا ہوں جن لوگوں نے روزہ رکھا ہے ان کے لئے ضروری ہے

صدقۃ الفطر کہ وہ صدقۃ الفطر دیں یہ حکم قرآن مجید میں ہے چنانچہ فرمایا۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ اور جو لوگ اس فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں وہ طعام مسکین دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رنگوں میں اس کی تفسیر فرمائی ہے اوّل یہ کہ انسان عید سے پہلے صدقۃ الفطر دے دوم جو روزہ نہ رکھے وہ بدلے میں طعام مسکین دے۔ وائم المریض ہو یا بہت بوڑھا یا حاملہ یا مرضعہ ۔۔۔ کے ایک کا دن ہے پس مومن کو چاہیئے کہ کھانے میں توسیع کرے اور غرباء کی خبرگیری کرے۔ ہر قوم میں کوئی نہ کوئی ایسا دن ضرور ہوتا ہے جس میں عام طور سے خوشی منائی جاتی ہے بہت عمدہ لباس پہنا جاتا ہے اور عمدہ کھانا کھاتے ہیں چنانچہ حدیث میں بھی ہے لکل قوم عید فھذا عیدنا۔ ہر قوم کی ایک عید ہے ہماری بھی ایک عید ہو تو مناسب ہے۔

وعظ کی دقتیں دوسری بات جس کے لئے کئی دفعہ میں گھبراتا رہا ہوں یہ ہے کہ دن میں پانچ وقت وعظ کرنا پڑتا ہے وعظ کے متعلق بڑی دقتیں ہیں ایک واعظ کو ایک اسے جسے وعظ کیا جائے۔ واعظ کی دقتیں سات قسم کی ہیں۔

(۱) حدیث میں آیا ہے قیامت کے دن بعض آدمی کو دوزخ میں پھینکیں گے اور انہیں کے سامنے بعض کو بہشت میں بہشت میں جانیوالے تعجب کریں گے اور کہیں گے کہ ہم تو انہی دوزخ میں جانیوالوں کے وعظ سننے کے سبب اور اس پر عمل کرنے کے ذریعہ بہشت میں جاتے ہیں پھر یہ کیا معاملہ ہے وہ کہیں گے کہ ہم عمل نہ کرتے تھے دیکھو واعظ کے لئے کس قدر اشکال ہیں (۲) پھر واعظ کے لئے یہ دقت ہے کہ بعض واعظ پہلے بڑی بڑی مشاقی کرتے ہیں عجیب عجیب لفظ سوچے جاتے ہیں بعض کو داد کے لئے مقرر کرتے ہیں گویا یہ وعظ ریا کے لئے ہوتا ہے اسی کی نسبت آتا ہے۔ یراؤن الناس۔ (۳) پھر وعظ سمعہ کے لئے بھی کیا جاتا ہے یعنی وعظ محض اس ارادے سے کیا جاوے کہ لوگ سنیں اور کہا جائے کہ فلاں بڑا مقرر ہے بڑا بولنے والا ہے (۴) واعظ کے لئے وہی مشکل ہے جو شاعر کے لئے ہی ہے اگر اور کوئی شعر پچھلا سنا دیا تو یہ کہا جاتا ہے یہ تو پہلے بھی سنا چکے ہو (ب) مضمون کسی سے مل جائے تو پھر کہا جاتا ہے فلاں کا چرایا ہوا ہے (ج) مذاق کے مطابق نہ ہو تو کہدیا پھیکا ہے (د) اور اگر پسند بھی آگیا تو سوا اس کے کہ معمولی ہاہا ہو گئی نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اول تو جدت کا آنا ہی مشکل ہے کیونکہ جس واعظ کو ہر روز ایک تنگ دائرے میں کھڑے ہو کر وعظ کرنا پڑے اس میں جدت کہاں سے آئے (۵) پانچواں اشکال سنت کی اتباع کی متعلق ہے کہ صحابہ کرام رض فرماتے تھے روز وعظ نہیں کرنا چاہیئے تا بات معمولی نہ سمجھی جاوے (۶) اس سے بڑھ کر ایک اور بات ہے کل ہی ایک سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی طرف بلانے کا تو ہی واسطہ تھا اب ان کی طرف گمراہ کرنے والا بھی تو ہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کو کان رس ہوتا ہے بعضوں کو آنکھ رس۔ وہ واعظ کے وعظ اپنے خیالات ۔۔۔ ہیں۔ میں نے اُسے لکھا کہ تمہارا خط میری انتہائی راحت کا موجب ہوا کیونکہ قرآن شریف کی صفت میں یہی آیا ہے۔ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا۔ پس اگر میں اور قرآن وعظ میں ایک مقام پر ہو گئے تو پھر اس دنیا میں مجھ سا خوش نصیب اور کامیاب کوئی نہیں (۷) ایک اور مشکل واعظ کے ساتھ لگی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بعض بہادر اس کی طرف ہمیشہ نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی نگرانی ہوتی رہتی ہے اگرچہ انہوں نے ع نوشت است پند بردیوار وغیرہ کہہ کر بہت کچھ اپنا پیچھا چھڑایا ہے مگر معترضین نے پیچھا نہیں چھوڑا وہ جو معرفت کے خزانے اگلتا ہے اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور نکتہ چینی کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ غرض اسی قسم کے ۲۰ وچھبیس نکتہ ہیں جن میں سے میں نے بہت کم تم لوگوں کو سنائے ہیں کیونکہ یہ بھی آیا ہے۔ ما سلم المکثار۔ بہت بولنے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہتا اسی طرح سننے والوں کو بھی مصیبتیں ہیں۔ میں نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ آج قرآن شریف کا درس کہاں سے ہوگا تو اس نے کہا میں گو دس برس سے سنتا ہوں۔ مگر مجھے کوئی دلچسپی نہیں اس لئے مجھے معلوم نہیں دوسرا جو پاس بیٹھا تھا جب اُس سے پوچھا تو وہ یہی کہنے لگا کہ وعلی ہذا القیاس۔ مجھے خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی اس لئے کہ بہت سی مخلوق ایسی ہی ہوتی ہے جو ینظرون الیک وھم لا یبصرون۔ اور یسمعون ولا یسمعون۔ کی مصداق ہے۔ غرض بعض تو ایسے ہیں جو سنکر بھی سنتے اور بعض سامعین ایسے ہیں کہ انہیں مجلس وعظ میں کسی کی دوستی یا کوئی ذاتی غرض لاتی ہے بعض نکتہ چینی کے لئے جاتے ہیں اون کا خیال واعظ کی زبان کی طرف رہتا ہے بس جونہی کوئی انگریزی یا سنسکرت یا عربی لفظ اس کے منہ سے غلط نکل گیا تو یہ مسکرائے بس ان کے سُننے کا ماحصل صرف یہی ہے۔ کہ وہ گھر میں آکر واعظ کی نقل لگایا کریں۔ پھر ایک اور مشکل ہے وہ یہ کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ واعظ ایک بات کتاب اللہ سے پیش کرتا ہے اب اگر سننے والے میں بھی وہی عیب ہے جو اس واعظ نے بتایا تو یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو سنا سنا کر یہ باتیں کرتا ہے اور گویا مجھے طعنے دے رہا ہے حالانکہ واعظ کے وہم میں بھی یہ بات نہیں ہوتی۔ غرض دو طرفہ مشکلات ہیں۔ ایک طرف واعظ کو اور ایک طرف سامعین کو۔ فطرت کا خالق چونکہ اس بھید کو سمجھتا ہے۔ اس لئے اس نے فرمایا۔ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا

الفاظ کے گرے ہوئے معانی عجیب عجیب غلط فہمیاں الفاظ سے پھیلی ہیں اور جب کسی قوم میں ادبار آتا ہے تو اس کی اصطلاحات بھی بدل جاتی ہیں

[illegible]

فاتح بھی تھے لیکن جب ادبار کا وقت آیا اور ان میں بدی پھیلی تو قلعہ فتح کرنا آہ پنجاب میں۔ نہایت بُرے معنوں میں لیا جانے لگا جب کسی عورت سے ناجائز تعلق ہُوا اور وہ ان کے قابو آئی تو یہ بول اٹھے کہ ایلو فتح ہو گیا اسی طرح علم کا لفظ ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اس کی شان میں آیا۔ مگر علم کے ذریعہ لوگ اکڑباز ہو جاتے ہیں اور یہ حجاب اکبر بن گیا۔

مَیں نے ایک شخص کو ریل میں معرفت کا ایک نہایت اعلیٰ نکتہ سنایا مگر اس نے مجھے کہا کہ تم کوئی غضب کی بات کرو۔ قرآن شریف تمہیں نہیں آتا۔ میں حیران ہُوا آخر اس کی وجہ معلوم ہوئی کہ وہ علم قرأت پڑھا ہوا تھا چونکہ میں نے لفظ قرآن کو اس ترتیل و تجوید کے اصول کے مطابق ادا نہ کیا اس لئے وہ بگڑ گیا اور وہ نکتہ نہ سن سکا اس طرح پر اس کا علم بجائے خشیت کے تکبر کا موجب ہو گیا۔

اسی طرح غنیمت کا لفظ ہے عرب میں ایک بچہ کو بھی رخصت کرتے ہیں تو ماں باپ کہتے ہیں سر سالماً غانماً جا اللہ تجھے سلامتی کے ساتھ واپس لاوے۔ حدیث میں ہے۔ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ جس سے ثابت ہے کہ غنیمت کے معنے ہیں۔ مفاد محصول مگر ہماری زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا لوٹ۔ اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال حاصل کیا اس لئے ان کا نام (نعوذ باللہ) لٹیرا رکھ دیا۔ یہ غلطی کیوں ہوئی محض الفاظ کے غلط معنی کرنے سے

لہ حضرت خلیفۃ المسیح تین درس صبح عورتوں کو دیتے ہیں ایک درس دوپہر کو پھر حدیث کا درس ہوتا ہے پھر بعد عصر قرآن کا درس ہوتا ہے ایڈیٹر

اس لئے ضروری ہے کہ لفظوں کے بولنے اور سمجھنے میں احتیاط سے کام لیا جاوے اور ان لوگوں کی بات مان لی جاوے جن کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے فہم عطا کیا ہے اور یہ عطیہ الٰہی ہے چنانچہ فرمایا۔ ففھمناھا سلیمان۔ ہم نے سلیمان کو فہم عطا کیا۔

سورہ فاتحہ

اس قدر تمہید کے بعد میں سورہ فاتحہ کی طرف تم لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں تین فرقوں کا ذکر کیا ہے ایک انعمت علیہم (۲) ایک مغضوب علیہم (۳) ایک ضالین میرا اعتقاد ہے کہ تمام قرآن سورۃ الحمد کی تفسیر ہے اور اس میں ایک خاص ترتیب سے انہی تینوں گروہوں کا ذکر ہے چنانچہ سورہ البقرہ ہی کو لو۔ کہ ھدیً للمتقین میں منعم علیہم کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا میں مغضوب علیہم کا اور اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ میں ضالین کا۔

خاتمہ قرآن

یہ ابتدا کا حال ہے اب جہاں قرآن ختم ہوتا ہے وہاں سورہ نصر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح میں منعم علیہم کا بیان ہے، اور تبت یدا ابی لھب میں مغضوب علیہم کا اور ھو اللّٰہ الاحد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد میں ضالوں کی تردید ہے ا س ... ... اب آپ محاسبہ کریں اپنے اعمال کو دیکھیں کہ ہم کس فریق کے کام کر رہے ہیں آیا منعم علیہم کے یا مغضوب علیہم کے یا ضالین کے۔

کچھ اپنی حالت کا ذکر

میں جو کچھ تمہیں کہتا ہوں صاف صاف کہتا ہوں میں منافق نہیں جو کچھ میری عمر ہے وہ آجکل کی عمروں کے مطابق انتہائی زمانہ ہے۔ ستر برس سے تجاوز ہے اب اتنی عمر مجھے اور پانے کی امید نہیں اور اگر ہو بھی تو یرد الی ارذل العمر کی مصداق ہے پھر وہ قویٰ نہیں مل سکتے جو پہلے تھے پھر میری اولاد ایسی نہیں جو میری خدمت کرے اور مجھے بھی اس بات کی فکر نہیں کہ میری اولاد میرے بعد کس طرح گذارہ کرے گی کیونکہ جب میں نے اپنے باپ دادا کے مال سے پرورش نہیں پائی تو میں بڑا مشرک ہوں اگر اپنی اولاد کی نسبت میں یہ خیال کروں کہ ان کا گذارہ میرے مال پر موقوف ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم جب رزق دینے کا خدا وعدہ کرتا ہے تو مجھے کیا فکر ہے پس اگر مجھے فکر ہے تو یہ کہ قبر اور قیامت میں میرے ساتھ جانے والا کوئی نہیں پس میں تم کو وعظ کرتا ہوں تو کیا اپنے تئیں بھلا دوں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

منعم علیہم

تم ان تین گروہوں کے اوصاف پر غور کرو۔ منعم علیہم گروہ کے لئے سب سے پہلی صفت بیان کرتا ہے کہ یؤمنون بالغیب۔ ایمان بالغیب ایسا ضروری ہے کہ دنیا کا کوئی کام اس کے بغیر نہیں ہوتا۔ پہاڑ سے مسافت۔ اقلیدس۔ طبعیات سب کے لئے وضعی بنیاد پر کام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ پولیس بھی ایک بدمعاش کے کہنے پر بعض مکانوں کی تلاش شروع کر دیتی ہے تو کیا وجہ کہ انبیاء کے کہنے پر کوئی کام نہ لیا جاوے جس کا تجربہ بار ہا کئی جماعتیں کر چکی ہیں پھر فرمایا۔ یقیمون الصلوٰۃ۔ دعاؤں میں نمازوں میں قائم رہتے ہیں وہ مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ بما انزل الیک اور من قبلک اور آخرۃ پر ان کا ایمان ہوتا ہے۔

دوسرا گروہ

پھر دوسرے گروہ کی صفات بیان کیں کہ ان کے لئے تذکیر و عدم تذکیر مساوات کا رنگ رکھتی ہے وہ سنتے ہوئے نہیں سنتے ان میں عاقبت اندیشی نہیں ہوتی۔ صم بکم ہوتے ہیں پھر اسی کی نسبت اخیر قرآن میں فرمایا۔ کہ ایسے لوگوں کو کسب یعنی جتھا اور مال دونوں پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ دونوں کو غارت کر دیتا ہے۔ پھر تیسرے گروہ ضالین کا ذکر

منافقین

فرمایا کہ ان کو صفات الٰہی کا صحیح علم نہیں ہوتا اور ان میں نہ تو قوت فیصلہ ہوتی ہے نہ تاب مقابلہ۔ قرآن شریف کے ابتدا کو آخر سے ایک نسبت ہے پہلے مضمون فرمایا ہے تو اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح میں اس کی تفسیر کر دی اور مغضوب علیہم کی تبت یدا ابی لھب میں اور ضالین کا رد۔ قل ھو اللّٰہ احد میں کر دیا ہے غرض عجیب ترتیب سے ان ... ... کر کے میں تمہیں مکرر نصیحت کرتا ہوں کہ تم سوچو منعم علیہم میں سے ہو یا مغضوب علیہم میں ... یا ان لوگوں میں جن کو ضالین کہا گیا ہے۔

خدا پر توکل

میں نے تمہیں بہت کچھ کہہ دیا ہے اور کوئی بات ہرگز نہیں کی۔ میں مومن ہو کر مرنا چاہتا ہوں میں اللہ سے اس کی رحمت کا امیدوار ہوں جیسے اس نے اس عمر تک میری تربیت کی اور میری ہدایت کا موجب ہوا اس طرح میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا خاتمہ بھی بالخیر کریگا اور میری موت قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی حالت میں کریگا۔

ضرورت وحدت

میں اس سے بھی کھول کر تم کو سنانا چاہتا ہوں کہ کوئی قوم سوائے وحدت کے نہیں بن سکتی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ کوئی انسان سوائے وحدت کے انسان نہیں بن سکتا۔ کوئی محلہ سوائے وحدت کے محلہ نہیں بن سکتا اور کوئی گاؤں سوائے وحدت کے گاؤں نہیں بن سکتا اور کوئی ملک سوائے وحدت کے ملک نہیں بن سکتا اور کوئی سلطنت سوائے وحدت کے سلطنت نہیں بن سکتی۔ دیکھو میری آنکھ تو کہتی ہے کہ یہ زہر ہے اب ہاتھ کہے کہ مجھے آنکھ کی پروا نہیں اور وہ اٹھا کر وہ زہر کھا لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ ہلاکت ہے اسی طرح گھر کی بات ہے کہ اگر بچہ اپنے مربی اپنے باپ اپنی ماں کی بات نہیں سنتا تو اس کی تعلیم و تربیت کا ستیاناس ہو جائے اسی طرح محلہ۔ ملک اور سلطنت کا حال ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر صاحب سے سنا ہے کہ اھدنا میں نا اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جماعت سے اللہ تعالیٰ بعض خاص فضل کرتی ہے اس لئے جماعت کی بڑی ضرورت ہے یہاں تک کہ اگر جمع نہ ہو تو فضل کے جاذب نہیں ہو سکتے۔

حسن معاشرت

اسی جماعت میں اُٹھ کر ہمارے پاس آئیں ہم نے ان سے خط و کتابت کی بعض تو ہمارے سمجھانے میں آ گئے اور بعض نے نہ کی۔ یہاں تک کہ رجسٹرڈ خطوط کی رسید نہ دی جس سے معلوم ہوتا ہے ظالم طبع لوگ بھی ہماری جماعت میں ہیں مگر الحمد للہ کہ اکثر سمجھ جاتے ہیں ایک عورت کے خاوند نے مجھے لکھا ہے کہ تمام پنجاب تو سب دیوتوں کا بنا ہوا ہے جو کچھ میری عورت کہتی اگر مجھے موقعہ ملے تو گلا ہی گھونٹ دوں میں نے اسے لکھا کہ پہلا دیو نعوذ باللہ وہ ہوا جس پر تم ایمان لائے اور جس نے یہ احکام دئے کہ عورتوں سے معاشرت میں نرمی کرو۔ خیر وہ سعید تھا سمجھانے سے سمجھ گیا اور نامہ بھیجدیا۔ خیر میں پھر کہتا ہوں کہ جب تک وحدت نہ ہوگی تم کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔

چودہ سو چار لاکھ

حضرت صاحب کے زمانے میں میں نے ۱۴۰۰ کا اندازہ ... ... ہو کر تم حضرت صاحب ... ... سے حق تصنیف نہیں گے جو جماعت سے مختص ہے خدا نے خوص نیت کو نوازا اور ۴۰۰ سے کئی لاکھ اس جماعت کو بنا دیا اب ضرورت ہے اس جماعت میں اتفاق اتحاد اور وحدت کی اور وہ موقوف ہے خلیفہ کی فرمانبرداری پر۔

خلفاء کس طرح بنتے

ایک میرا آدم تھا اس کی نسبت فرمایا ہے انی جاعل فی الارض خلیفۃ اب خود ہی آگے بارے میں ارشاد ہے عصیٰ ادم ربہ فغویٰ۔ لیکن جب فرشتوں نے کہا۔ من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک تو ان کو ڈانٹ بتائی کہ تم کون ہوتے ہو ایسا کہنے والے پس فاسجدوا لاٰدم تم آدم کو سجدہ کرو چنانچہ ان کو ایسا کرنا پڑا دیکھو خود تو عاصی اور غوی تک کہہ گئے مگر فرشتوں نے چوں کی تو اس کو ناپسند فرمایا میں نے کسی زمانے میں تحقیقات کی ہے کہ نبی کے لئے لازم نہیں کہ اس کے لئے پیشگوئی ہو خلیفہ کے لئے تو بالکل ہی لازمی نہیں دیکھو آدم۔ پھر داؤد کے لئے کیا کیا مشکلات پیش آئے میں اس قسم کا قصہ گو واعظ نہیں کہ تم کو عجیب عجیب قصے ان کے متعلق سناؤں مگر فاستغفر ربہ وخر راکعاً واناب۔ سے یہ تو پایا جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ تو تھا جس کے یہ الفاظ آئے تیسرا خلیفہ ابوبکر ہے اس کے مقابلہ میں شیعہ جو اعتراض کرتے ہیں وہ اتنے ہیں۔ کہ ۱۳۰۰ برس گذر گئے مگر وہ اعتراض ختم ہونے میں نہیں آئے ابھی

شودر اور غلامی

" مفصلہ ذیل مضمون ایک ایسے فلسفیانہ دماغ سے نکلا ہے جو انشاء پردازی مین اپنی نظیر آپ ہی ہین امید ہے صاحبان بصیرت اس کے مطالعہ سے خاص دلچسپی حاصل کرین گے۔"

اگر ہم دنیا کی مختلف قومون کی تاریخین دیکھین تو ہمین یہ کہنا پڑے گا کہ دنیا کے شروع ہی سے ہر ایک قوم مین غلامی کی تحریک کسی نہ کسی رنگ مین چلی آئی ہے۔ بے شک بعد مین لوگون نے غلامی کے مسئلہ کی نسبت بہت کچھ سوچا ہے۔ لیکن شروع شروع مین اس کا رواج مختلف طریقون مین رہا ہے۔

ہندو اپنے تئین سب سے پرانی قوم کہتے ہین اور لاکھون سال تک اپنا سلسلہ پہنچاتے ہین اور یہ سلسلہ انسانی نسلون سے ہی لیتے ہین۔ باوجود اس قدامت یا دعوے قدامت کے اس قوم مین بھی شروع سے غلامی کی رسم پائی جاتی ہے اور اگر اس کی قدامت پر یقین کیا جاوے تو یہ کہنا پڑے گا کہ

اگر کسی دیگر قوم مین یا دنیا کے حصہ مین غلامی کی رسم پائی جاتی تھی تو اوس کی تحریک صرف اس قوم کی جہالت سے ہوئی ہوگی آگے دنیا کی ساری مہذب قومون سے یہ رسم پوری طرح سے اٹھ گئی ہے یا سیاسی فوائد کی امداد سے اس مین فرق آ گیا ہے لیکن یہ افسوس سے کہا جائیگا کہ ہندو قوم سے یہ رسم اب تک دور نہین ہوئی بلکہ کثرت سے پائی جاتی ہے شائد اس کا یہ باعث ہو کہ اب تک ہندو صاحبان نے س کی نسبت مزید غور نہ کیا ہو۔

غلامی کی دو قسمین ہین ۔ (الف) میعادی غلامی (ب) غلامی۔

ی غلامی سے وہ غلامی مراد ہے۔ جو بذریعہ خرید و فروخت ے جس کا کچھ کچھ نشان افریقہ کے بعض حصون مین پایا کا رواج عرب مین بھی تھا اور جس کے دور کرنے سلام نے ایک نہائت خوش اسلوبی سے حصہ لیا غلام کے آزاد کرنے کا جدا اجر بیان کیا گیا ہے رفتہ غلامی دور ہوتی گئی اور غلامون کی جو عزت یہ نتیجہ ہوا کہ غلامون مین سے اکثر لوگ بادشاہ ن کی نسلون سے ایسے ایسے لوگ بھی پیدا م بافخر قوم ہین ان کے ساتھ ناطہ نسبت مجلسون اور محفلون مین ان سے برادرانہ ہنا جائز سمجھا گیا۔ مسجدون اور عبادتگاہون پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا اسلامی خلوص کی ایک خاص علامت قرار دی گئی۔

میعادی غلامی کا زمانہ بہت جلد ختم ہونے والا تھا اور اسلئے وہ دنیا کے حصون سے بہت کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دوامی غلامی ہمیشہ کے واسطے باقی رہی ہے اور رہے گی۔ ہندوؤن کے سوائے اور سب قومون نے میعادی غلامی سے کام لیا۔ لیکن ہندوؤن نے دوامی غلامی پر ہاتھ ڈالا۔ لاکھون برسون سے ان مین یہ رسم چلی آتی ہے اور ممکن نہین کہ ابھی صدہا سالون تک اس رسم کا ناش ہو سکے کیونکہ آثار کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہین۔ منوجی کے قانون مین چار برنون کے سلسلہ مین شودر قوم کی جو درگت بیان کی ہے اور جو جو شرمناک قیدین ان غریبون کے بارہ مین لگائی گئی ہین وہ دنیا کی تمام غلامی کی قیود اور پابندیون سے کہین بڑھ کر ہین شودر قوم نہ تو باقی کے ۳ برنون کی کوئی راہ و رسم پیدا کر سکتی ہے نہ اون کے عبادت خانون مین جا سکتی ہے اور نہ اون کی مصاحبت مین رہ سکتی ہے نہ اون سے ناطہ و نسبت کی جا سکتی ہے اور نہ یہ لوگ مذہبی رنگ مین باقی کے ۳ برنون کا مقابلہ کر سکتے ہین اون کے ہاتھ کا پکا ہوا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی غیر قوم کے آدمی نے بدقسمتی سے پکایا ہو۔ اگرچہ اون مین کیسی ہی لیاقت اور شرافت یا دولت ہو۔ پھر بھی انہین کتون کی طرح دھتکارا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس بدقسمت غلام سے بھی زیادہ بے رحمی سے سلوک ہوتا ہے جو ایک بازار سے خریدا گیا ہو۔ ہندو قوم کے برہمن کھتری برن کے لوگ ہمیشہ ان لوگون کو بری نگاہون سے دیکھنے کے عادی ہین۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی روٹی بھی پکا دیتے ہین اور ضرورتاً طوعاً و کرہاً اون کا پکایا ہوا بھوجن کھانا بھی پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی اون کی ذلت جو کچھ روا رکھی جاتی ہے وہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ لوگ جدی غلامی رکھتے ہین اور غلام تو آزاد ہو سکتے ہین ان کی آزادی کسی صورت مین نہین ہو سکتی ہے۔

جس رشی نے چار برنون کی بنیاد رکھی تھی اس نے کمال فراست یا دانائی اور دور اندیشی سے اس شودر قوم کو غلامی دوامی کے دائرہ مین مقید کر دیا ہے۔ بعض دفعہ ہندو قوم کے بعض رحیم دل لوگون نے اس بندھن کے توڑنے مین کسی حد تک کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہوئی حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے ان برنون کے ... توڑنے مین خاص کوشش دکھلائی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام سکھون مین نسبتاً اس کا بہت کم اثر پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھون کا میل ملاپ ہندون سے زیادہ رہا اس واسطے اون مین بھی اس دوامی غلامی کی کچھ نہ کچھ ابھی تک جھلک پائی ہی جاتی ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ جو قومین ایک خاص وقت مین ہنود مذہب مین شامل ہوئین یا شامل کی گئی تھین باوجود ہزارون سالون کے ان کی اس قدر بھی حالت نہین بدلی کہ اونہین باقی کے ۳ برنون کے روبرو .... انسانون مین ہی جگہ دی جاوے ایک گائے یا گوسالہ گائے کی تو پوجا کی جاتی ہے اور اس کی پوترتا دھرم کے روئے سے مانی جاتی ہے اور اس کا گوبر اور پیشاب تک پاک سمجھتا ہے لیکن ایک ہم انسان کی ایسی درگت کی جاتی ہے کہ چونکون اور رسوئی خانون مین اون کا داخل ہونا بھی دھرم کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ایسا شخص ہی ہندوؤن یا آریاؤن مین ہے کہ جو ان لوگون کو اس غلامی سے عملاً آزاد کرنے کی کوشش کرے۔ رہتیون کو اپنی قوم مین شدھ کر کر کے داخل کرتے ہین۔ لیکن ان سابق شدہ شدگان کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ الامان اکیا اس زندہ نظیر سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ چوڑہے مذہبی رہتئے شدہ ہو کر ہندوؤن مین کوئی عزت پا سکین گے۔ بجائے اس کے کہ ہندو یا آریہ رہتیون کے ساتھ میل ملاپ تیار کرنے کو تیار ہین ان شودرون کے ساتھ کیون برابری کا میل ملاپ نہین کرتے اور کیون انہین برہمنون یا کھتریون کے ساتھ ساتھ چلنے نہین دیتے۔

وہ مسپال جی کو تو خوش خوش ملا لیا گیا اور ایک چھوریا نائی کے ساتھ ابھی تک وہی کدورت اور وہی نفرت ہے، جو بابا منوجی کے وقت مین تھی ۔ ع

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

آریہ صاحبان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ یہ روک توڑ دین اور اپنے متوہرو کہانون سے یہ طلسم توڑ کر اپنی جماعت کی آسودگی اور کشادہ دلی کا باعث ہون۔ ہندو مت پر یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے ان کی ابتدائی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے افسوس کہ ہندوؤن کی صحبت نے مسلمانون کو بھی مارا اگرچہ ان مین ایسا غلو نہین لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اثر پایا ہی جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مذہب اسلام کے اصولون کے صریح خلاف ہے۔

دھرم پال جی نے اپنی کتاب نخل اسلام مین یہ ادعا کیا ہے کہ مذہب اسلام یا مسلمانون کے ہندوستان مین آنے سے ہندو دھرم یا ہندو قوم مین چند برائیان پیدا ہو گئی ہین ورنہ وہ تو فرشتے تھے۔

فرمائیے یہ شودر برن بھی اسلام نے ہی بنایا تھا۔ اس وقت مسلمان کہان تھے۔

راقم صائب

ایک افترا کی تردید

ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر سنہ ۶ کے اخبار مین صفحہ ۳ پر ایک ریویو کا جواب (جو قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر بدر نے لکھا ہے) لکھتے

شودر اور غلامی

"مفصلہ ذیل مضمون ایک ایسے فلسفیانہ دماغ سے نکلا ہے جو انشاء پردازی میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں امید ہے صاحبان بصیرت اس کے مطالعہ سے خاص دلچسپی حاصل کرینگے۔"

اگر ہم دنیا کی مختلف قوموں کی تاریخیں دیکھیں تو ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ دنیا کے شروع ہی سے ہر ایک قوم میں غلامی کی تحریک کسی نہ کسی رنگ میں چلی آئی ہے۔ بے شک بعد میں لوگوں نے غلامی کے مسئلہ کی نسبت بہت کچھ سوچا ہے۔ لیکن شروع شروع میں اس کا رواج مختلف طریقوں میں رہا ہے۔

ہندو اپنے تئیں سب سے پرانی قوم کہتے ہیں اور لاکھوں سال تک اپنا سلسلہ پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ انسانی نسلوں سے ہی لیتے ہیں باوجود اس قدامت یا دعوے قدامت کے اس قوم میں بھی شروع سے غلامی کی رسم پائی جاتی ہے اور اگر اس کی قدامت پر یقین کیا جاوے تو یہ کہنا پڑے گا کہ

اگر کسی دیگر قوم میں یا دنیا کے حصہ میں غلامی کی رسم پائی جاتی تھی تو اوس کی تحریک صرف اس قوم کی جہالت سے ہوئی ہوگی اگرچہ دنیا کی ساری مہذب قوموں سے یہ رسم پوری طرح سے اُٹھ گئی ہے یا سیاسی خونریز کی امداد سے اس میں فرق آ گیا ہے لیکن یہ افسوس سے کہا جائیگا کہ ہندو قوم سے یہ رسم اب تک دور نہیں ہوئی بلکہ کثرت سے پائی جاتی ہے شائد اس کا یہ باعث ہو کہ اب تک ہندو صاحبان نے اس کی نسبت مزید غور نہ کیا ہو۔

غلامی کی دو قسمیں ہیں۔ (الف) میعادی غلامی (ب) دوامی غلامی۔

میعادی غلامی سے وہ غلامی مراد ہے۔ جو بذریعہ خرید و فروخت کے ہوتی ہے جس کا کچھ کچھ نشان افریقہ کے بعض حصوں میں پایا جاتا ہے اور جس کا رواج عرب میں بھی تھا اور جس کے دور کرنے کیواسطے مذہب اسلام نے ایک نہایت خوش اسلوبی سے حصہ لیا تھا کیونکہ اسلام میں غلام کے آزاد کرنے کا جو اجر بیان کیا گیا ہے اس کی وجہ سے رفتہ رفتہ غلامی دور ہوتی گئی اور غلاموں کی جو عزت ملحوظ رکھی گئی تھی اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ غلاموں میں سے اکثر لوگ بادشاہت تک بھی جا پہنچے اور اون کی نسلوں سے ایسے ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جو آج تک فخر اسلام یا فخر قوم ہیں ان کے ساتھ ناطہ نسبت کرنا شرعاً جائز قرار دیا گیا۔ مجلسوں اور محفلوں میں ان سے برادرانہ تعلقات کا رکھنا اور کھانا پینا جائز سمجھا گیا۔ مسجدوں اور عبادتگاہوں میں اون کا داخل ہونا اور پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا اسلامی خلوص کی ایک خاص علامت قرار دی گئی۔

میعادی غلامی کا زمانہ بہت جلد ختم ہونے والا تھا اور اسلئے وہ دنیا کے حصوں سے بہت کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دوامی غلامی ہمیشہ کے واسطے باقی رہی ہے اور رہے گی۔ ہندوؤں کے سوائے باقی سب قوموں نے میعادی غلامی سے کام لیا۔ لیکن ہندوؤں نے دوامی غلامی پر ہاتھ ڈالا۔ لاکھوں برسوں سے اون میں یہ رسم چلی آئی ہے اور ممکن نہیں کہ ابھی صدہا سالوں تک اس رسم کا ناش ہو سکے کیونکہ آثار کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔ منوجی کے قانون میں چار برنوں کے سلسلہ میں شودر قوم کی جو درگت بیان کی ہے اور جو جو شرمناک قیدیں ان غریبوں کے بارہ میں لگائی گئی ہیں وہ دنیا کی تمام غلامی کی قیود اور پابندیوں سے کہیں بڑھ کر ہیں شودر قوم نہ تو باقی کے ۳ برنوں میں کوئی راہ و رسم پیدا کر سکتی ہے نہ اون کے عبادت خانوں میں جا سکتی ہے اور نہ اون کی مصاحبت میں رہ سکتی ہے نہ اون سے ناطہ و نسبت کی جا سکتی ہے اور نہ وہ لوگ مذہبی رنگ میں باقی کے ۳ برن کا مقابلہ کر سکتے ہیں اون کے ہاتھ کا پکا ہوا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی غیر قوم کے آدمی نے بدقسمتی سے پکایا ہو۔ اگرچہ اون میں کیسی ہی لیاقت اور شرافت یا دولت ہو۔ پھر بھی انہیں کتوں کی طرح دُرکارا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس بدقسمت غلام سے بھی زیادہ بے رحمی سے سلوک ہوتا ہے جو ایک بازار سے خریدا گیا ہو۔ ہندو قوم کے برہمن کھتری برن کے لوگ ہمیشہ ان لوگوں کو بُری نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی روٹی بھی پکا دیتے ہیں اور ضرورتاً طوعاً و کرہاً اون کا پکایا ہوا بھوجن کھانا بھی پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی اون کی ذلت جو کچھ رکھی جاتی ہے وہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ لوگ جدی غلامی رکھتے ہیں اور غلام تو آزاد ہو سکتے ہیں ان کی آزادی کسی صورت میں نہیں ہو سکتی ہے۔

جس رشی نے چار برنوں کی بنیاد رکھی تھی اس نے کمال فراست یا دانائی اور دور اندیشی سے اس شودر قوم کو غلامی دوامی کے دائرہ میں مقید کر دیا ہے۔ بعض دفعہ ہندو قوم کے بعض رحیم دل لوگوں نے اس بندھن کے توڑنے میں کسی حد تک کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہوئی حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے ان برنوں کے .... توڑنے میں خاص کوشش دکھلائی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام سکھوں میں نسبتاً اس کا بہت کم اثر پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھوں کا میل ملاپ ہندوؤں سے زیادہ رہا اس واسطے اون میں بھی اس دوامی غلامی کی کچھ نہ کچھ ابھی تک جھلک پائی ہی جاتی ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ جو قومیں ایک خاص وقت میں ہنود مذہب میں شامل ہوئیں یا شامل کی گئی تھیں باوجود ہزاروں سالوں کے ان کی اس قدر بھی حالت نہیں بدلی کہ اونہیں باقی کے ۳ برنوں کے روبرو .... انسانوں میں ہی جگہ دی جاوے ایک گائے یا گوسالہ کی تو پوجا کی جاتی ہے اور اس کی پوتر تا دھرم کے رو سے مانی جاتی ہے اور اس کا گوبر اور پیشاب تک پاک سمجھتا ہے لیکن ایک ہم انسان کی ایسی درو شائی کی جاتی ہے کہ چونکوں اور رسوئی خانوں میں اون کا داخل ہونا ہی دھرم کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ایسا منش ہی ہندوؤں یا آریاؤں میں ہے کہ جو ان لوگوں کو اس غلامی سے عملاً آزاد کرنے کی کوشش کرے۔ رہتیوں کو اپنی قوم میں شدہ کر کر کے داخل کرتے ہو۔ لیکن ان سابق شدہ شدگان کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ الاماں اکیا اس زندہ نظیر سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ چوہڑے مذہبی رہتیئے شدہ ہو کر ہندوؤں میں کوئی عزت پا سکیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہندو یا آریہ رہتیوں کے ساتھ میل ملاپ تیار کرنے کو تیار ہیں ان شودروں کے ساتھ کیوں برابری کا میل ملاپ نہیں کرتے اور کیوں انہیں برہمنوں یا کھتریوں کے ساتھ ساتھ چلنے نہیں دیتے۔

دھرمپال جی کو تو خوش خوش ملا لیا گیا اور ایک چھوریا نائی کے ساتھ ابھی تک وہی کدورت اور وہی نفرت ہے۔ جو بابا منوجی کے وقت میں تھی۔ ع

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

آریہ صاحبان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ یہ روک توڑ دیں اور اپنے منوہر و کہانوں سے یہ طلسم توڑ کر اپنی جماعت کی آسودگی اور کشادہ دلی کا باعث ہوں۔ ہندو مت پر یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے ان کی ابتدائی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے افسوس کہ ہندوؤں کی صحبت نے مسلمانوں کو بھی مارا اگرچہ ان میں ایسا غلو نہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اثر پایا ہی جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مذہب اسلام کے اصولوں کے صریح خلاف ہے۔

دھرم پال جی نے اپنی کتاب نخل اسلام میں یہ ادعا کیا ہے کہ مذہب اسلام یا مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے ہندو دھرم یا ہندو قوم میں چند برائیاں پیدا ہو گئی ہیں ورنہ وہ تو فرشتے تھے۔

فرمائیے یہ شودر برن بھی اسلام نے ہی بنایا تھا۔ اُس وقت مسلمان کہاں تھے۔

راقم صائب

ایک افترا کی تردید

ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹ء کے اخبار میں صفحہ ۳ پر ایک ریویو کا جواب (جو قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر بدر نے لکھا ہے) لکھتے

آریہ سماجی ہی فساد کی جڑ ہیں

جنوبی افریقہ میں ہندو مسلمان متفق ہو کر رہتے تھے۔ ان میں کبھی فساد نہیں ہوا۔ مگر ایک آریہ سماجی واعظ پہونچ گئے آپکا نام نامی شنکرانند ہے جھٹ دیانندی چال شروع ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے گئے۔ مقدمہ ہوا مجسٹریٹ صاحب نے فیصلہ میں لکھا یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہندو مسلمانوں میں فساد ہوا ہے جب سے یہ سوامی آیا ہے اس وقت سے فساد ہے پھر سوامی جی کو آئندہ پرچار بند۔ افسوس کہ آریوں کے پاس سوائے گندہ دہانی اور بدزبانی کے کچھ نہیں ایسی سزا ہی انہیں ملجاتی ہے اور کچھ رہا ہی نہیں آنے ہی تو کہاں سے۔ ع

جو دل میں اپنے ہوتا ہے زبان پہ وہ ہی آتا ہے۔

اب سوامی جی ایک اور دیانندی ہتھیار استعمال کر رہے ہیں یعنے ہندوؤں نے مسلمانوں کو بائکاٹ کر دیا ہے۔ دیکھیں مسلمان کیا جواب دیتے ہیں۔

رسی دراز

ہمارا خیال تھا کہ ...... امرتسری منکر منہ مانگا یعنے حرامزادہ کی رسی دراز کا فیصلہ پاکر ڈوب نہیں مریگا تو خاموش ضرور ہو جائیگا۔ مگر موروثی اور جبلی عادت کہاں جاتی۔ تازہ پرچہ اہلحدیث میں قاضی اکمل صاحب کے ایک ریویو پر اس نے خوب اپنی فطرت کا اظہار کیا ہے ادھر ادھر کی باتیں لکھکر حضرت مسیح موعود کو گالیاں دی ہیں۔ اگر قرآن کریم عن اللغو معرضون کا حکم نہ دیتا تو ہم بھی امرتسری پسوؤں کا تھیلہ کھولدیتے اور ایک ایک پر ایسا ٹاکی کہ ایسا کوٹتا کہ بچپن اور شاگردی استادی کا زمانہ یاد آ جاتا۔ مگر ہمیں اب خیال ہے کہ شاید باز آ جاوے ورنہ جاہل بندر کے لئے ہمارے پاس فلاسفر قلندر ہے۔ اور

کرائے کا ٹٹو

اور ہم نے ثناء اللہ کے دوستوں سے یہ سنا ہے کہ وہ جب کہیں جاتا ہے جھٹ پہلے کرایہ منگوا لیتا ہے اور کتابیں لکھتا ہے۔ تو یہ غرض ہوتی ہے کہ جس طرح ہو میری کتاب پہلے نکل جائے اور پیسے خوب وصول ہو جاویں اور یہ کہ جس طرح روپیہ کمانے کے لئے دفتر اندر سے برساتی مینڈکوں کی طرح کتابیں نکلتی ہیں یہی حال ثناء اللہ کا ہے اور ہم نے خود بھی اس کی کتابیں پڑھکر دیکھی ہیں۔ سوائے مذاق اور فطری اظہار کے عالمانہ جوابات بہت کم ہوتے ہیں۔ کہیں قافیہ تنگ ہوتا ہے تو حلوے کا سوال کرتا ہے بھلا آریہ جنہوں نے پوپوں کی حلوا پوریاں بند کر دیں ایک ملا کی کب سننے لگے اصل بات یہ ہے کہ ضمیر فروش انسان خدا لگتی بات محض اس وجہ سے نہیں کہہ سکتا کہ کتاب نہیں بکیگی ورنہ وفات مسیح کا قائل ہونا اور کتاب میں نہ لکھنا کیا معنے رکھتا ہے اور طرفہ یہ کہ سارٹیفکٹ حاصل کرنے کی خواہش سے حیات مسیح کا ثبوت دینے کے لئے بھی کھڑا ہو گیا۔ شرم!

اپنے منہ میاں مٹھو

شیعہ نواب کے جذبات کو حضرت امام حسینؑ کے متعلق غلط بیانی کرکے بھڑکا دینا اور سارٹیفکیٹ حاصل کرنا تو ثناء اللہ کے لئے باعث فخر تھا ہی مگر اب یہ ثنائی مشین کی راگنی کا الاپ نیا ہے۔ اگر اس سے تفسیر ثنائی مراد ہے تو اس کے متعلق بعض علماء نے لکھ ہی دیا ہے کہ کیا لیسی ہے اور جو خیالات اضافہ کئے ہیں انپر فتوے کفر لگ چکا ہے۔ رہے مباحثات ان کے ذکر سے بہلے ہمارے اہلحدیث خوش ہو جاویں مگر راز دان اور واقفکار تمہاری قلعی کھولے بغیر نہیں رہ سکتے۔

مباحثہ دیوریا میں سے اگر مولانا ابو رحمت حسن کے نوٹ اور وکیل صاحب کا حکم جسمیں براہین احمدیہ سے اقتباسات درج ہیں اور صریح حضرت اقدس کے معاد مذکور میں نکالدیا جاوے تو پتہ چل جاتا ہے کہ جو شخص الہام کی تعریف تک اچھی طرح نہیں کر سکتا وہ الہامی کتاب لکھنے کو کہاں تک مجاز ہے۔ مباحثہ نگینہ کی فتح کی پگڑی ہمارے دوست ماسٹر عبد الرحمان صاحب کے سر بندھنی چاہیئے کیونکہ جو اعتراض ہم نے بیان کیا ہے۔ ماسٹر صاحب نے وہی بعینہ اپنی کتاب اختیار الاسلام میں لکہا ہے یعنے وہ واہ بیاہ کیوں نہیں ہو سکتا۔ نیوگ کیوں ہو۔ پھر تمہاری تقریر زینت حضرت اقدس کا یہ شعر ہوتا ہے۔ ع

جہاں دشمن قرآن نہ پر جہاں پر مسلمان ہے۔

اب یہ انکار کہ میں حضور کیا حضور کے خدام کی تصانیف سے اکتساب نہیں کرتا تمہارا صریح جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

ایک اور سرٹیفکیٹ

ہاں تم چلتے پرزے .... ضرور ہو جب حضرت مسیح نے سب سے پہلے نیوگ پر بحث کر دی اور آریوں کی ناک بند کر دیا تو تم اور تمہارے ہم مشربوں نے دکھتی ہوئی جگہ کو پکڑ لیا اور بنیاد پر دیواریں اٹھالیں۔ اون میں چونہ اور گارا ہمارا۔ تم کافر نعمت ہو کہ منکر ہو؟ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تم کو بچپن سے ہی شاعری میں کمال ہے اور موقعہ کا شعر خوب پڑھتے ہو۔ یہ سند مبارک ہو (دنیر)

بے علمی اور ہٹ دھرمی

تھوڑے عرصے سے لالہ دینا ناتھ آریہ قرآن اور پالٹیکس کی سرخی کے نیچے بہت سی غلط بیانیاں کر رہے ہیں اور وہ یہ ظاہر کرنیکی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف نے مسلمانوں کو حکم دئے ہیں کہ کفار پر غالب ہونے کے لئے انکو ہر طرح کی تکالیف اور دکھ دو۔ اور اس کے ثبوت میں وہ قرآن شریف کی بعض آیات کو آگے پیچھے جوڑ توڑ کر پیش کرتا ہے۔

افسوس ہے کہ باوجود بہت سے جواب ایسی غلط بیانیوں کے متعلق جہاد کے اعتراضوں کے جواب میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے قادیان میں سے نکلتا ہے ہوئے جا چکے ہیں مگر یہ لوگ تحقیق سے کچھ بھی کام نہیں لیتے ہم ایسے لوگوں سے کہاں تک مغز خوری کرتے جاویں ایک بات جس پر مثلاً بیشتر سیر کن بحثیں ہو چکی ہوں اس کا تو کچھ بھی جواب نہیں دیتے اور نہ ہی ان سے کچھ فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی بات پر وہی پہلا اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ع

جل رہے ہیں یہ کبھی بغضوں میں اور کینوں میں۔

باز آتے نہیں ہرچند ہٹایا ہم نے

بڑا افسوس ہے کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ پر جو دردناک ظلم ناحق کئے گئے ان کی طرف تو کچھ بھی خیال نہیں کرتے محض خدا کا نام لینے اور اس کی منادی کرنے کے بدلے میں کفار نے جو جو ظلم اور دکھ بیچارے مسلمانوں کو پہنچائے ان کو ذکر سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں بیچاری بے زبان عورتوں کو ایسی شرمناک تکلیفیں دی گئیں کہ ان کو ننگا کرکے انکی شرمگاہوں پر بھچھے مار مار کر انکو ہلاک کیا گیا اور بعض کی ٹانگیں دو اونٹوں سے باندھ کر ان کو مخالف سمت میں دوڑا کر چیر دیا گیا اور اسی طرح مردوں کو بھی ایسے ایسے خوفناک دکھ دئے گئے جن کے خیال سے انسان کا دل پگھل جاتا ہے تاریخیں ایسے واقعات سے بھری پڑی ہیں جن کے پڑھنے سے بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں۔ بیچارے مسلمان اگر ان کے ظلموں سے تنگ آکر کسی دوسرے ملک میں پناہ لینے کے واسطے چلے جاتے تو ان کو پکڑنے کے لئے وہاں تک پہونچتے کئی دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے حملے کئے گئے مگر خدا اپنے فضل سے اون کی حفاظت کرتا رہا۔

تعجب ہے کہ اسپر بھی معترض صاحب ایسے مجرموں اور بیشمار ظلم کرنے والوں کے لئے کچھ بھی سزا مقرر نہیں کرتے اوّلاً اگر یہ دردناک مظالم کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر کئے جاویں تو ایسے مجرم قتل کی سزا سے بھی بڑھکر کسی سزا کے مستحق ہیں لالہ دینا ناتھ صاحب ذرا انصاف سے بتادیں کہ جب ہر طرح سے عاجز مسلمانوں پر ظلم کئے جاتے ہوں یہاں تک کہ وہ مجبور ہو کر اپنے پیارے گھر بار چھوڑ کر نکل جاویں لیکن اس پر بھی دشمنوں کے دل ٹھنڈے نہ ہوں بلکہ وہ ہر طرح سے انکو نیست و نابود کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہوں اور ہر طرح کی شرارت کی آگ ان کے چاروں طرف بھڑکاتے رہیں چنانچہ میور جیسا متعصب بھی لکھتا ہے کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں آکر کل عرب کی قوموں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ تو اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسے خطرناک حالتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہ تھا کہ وہ اپنی

اور مہاجرین اور انصار کی حفاظت کیلئے کفار کے بداراددن سے واقفیت
رکھنے کے لئے ہوشیار اور خبردار رہیں یا کیا آپ لوگون کے نزدیک یہ
انصاف تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ رضوان اللہ علیہم
اپنے دشمنوں کے آگے قتل ہونے کے لئے اپنی گردنیں رکھدیتے
کیا لتے دکھ اور ظلم اٹھا کر بھی اپنی حفاظت نہ کرتے کیا دنیا مین کوئی
شخص ہے جو دشمنون سے بچنے کے لئے اپنی حفاظت نہین چاہتا
کمزور سے کمزور انسان بھی دکھون اور ظلمون سے تنگ آکر آخر مرنے
مارنے کو تیار ہو جاتا ہے اپنی حفاظت تو حیوانون اور بے زبان
جانورون کی فطرت مین بھی ہے دیکھو ایک مرغی بھی اپنے بچون کی حفاظت
کے لئے آخر تنگ آکر بلی اور کتے پر خطرناک حملہ کرنے پر مجبور ہو جاتی
ہے۔ بھلا انصاف سے تو سوچو کہ ایسی باتون کو پالٹیکس سے کیا تعلق
ہے آپکے ہان راجہ رام چندر صاحب تو صرف ایک عورت کے بہکائے
جانے کے بدلے مین راون وغیرہ پر ہر طرح کے ظلم روا رکھنے اور
اس کا گہر بار اور شہر تک جلا دینے مین حق بجانب اور تعریف کے
لائق سمجھے جاتین اور اب تک راون وغیرہ کو جلا کر خوشی کی جاوے لیکن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کی عاجز جماعت جوان سے
شرارتاً وحسد بہ مظلوم تھی وہ اگر بے سروسامانی کی حالت مین بھی
محض اپنی حفاظت کے لئے دشمنون کا مقابلہ کرے تو حق بجانب نہ
سمجھی جاوے کیا انصاف اسی کا نام ہے ؟ ۔

سارے قرآن شریف مین ایک آیت بھی ایسی نہین ہے جسمین
ناحق کفار کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا ہو۔ مسلمانون کی جانین جب
سب طرف سے خطرہ مین تھین اور دشمن ہر طرح سے انکو نیست و نابود
کرنا چاہتے تھے تو ایسی بے بسی کی حالت مین اللہ تعالیٰ نے جو
ہمیشہ مظلومون کی مدد کرتا ہے ان کو آزادی حاصل کرنے اور
دشمنون سے اپنی حفاظت کے لئے مقابلہ کرنے کا حکم دیا اور
ان کی ہر قسم کی تنگیون کو دور کرنے کے لئے اپنی نصرت کا وعدہ
فرمایا اور یہ تمام لڑائی کے احکام ان لوگون کے بارے مین ہین
اول وہ جو خود مسلمانون پر حملہ آور ہون۔ دوم ان لوگون سے
جنھون نے دغابازی کی اور معاہدون کو توڑ کر اسلام کو نابود کرنے
کے لئے دشمنان اسلام کے ساتھ ہو گئے۔ سوم ان لوگون سے
جو مسلمانون کو اور ان کے بچون کو اور عورتون کو ہر طرح تکالیف دیتے
رہتے ہین پھر ان تمام احکام کے ساتھ ہی ہر طرح کی زیادتی کرنے
سے منع کیا ہے ذرا قرآن شریف کی کل آیات کو جو کفار سے لڑنے
کے متعلق ہین غور سے پڑھو اور دیکھو کہ ان مین کس طرح سے کفار
کے ظلمون اور زیادتیون کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانون کو
کیسے کھلے الفاظ مین حکم دئے ہین کہ جو کفار ان ظلمون اور شرارتون
سے باز آجائین اور تمہارے ساتھ صلح کرنا چاہین تو ان پر ہرگز
کسی قسم کی بھی زیادتی نہ کرو بلکہ اگر وہ تم سے مدد چاہین تو ان کو مدد
دو۔ اور ان کو ان کی امن اور آرام کی جگھون مین پہونچا دو۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے حکمون کے مطابق لڑائی
مین ہر طرح کے رحم اور امن کی تاکیدین فرمائی ہین اور عورتون اور
بچون کو اور بوڑہون کو اور ان کو جو لڑائی مین شریک نہ ہوئے ہون
قتل کرنے یا ایذا دینے کی مخالفت فرمائی یہان تک کہ عین لڑائی مین
جو مغلوب ہو جاوین ان کے قتل کی اجازت نہین دی بلکہ صلح کی اور
معاہدہ امن کو قبول کرنے کی رغبت دلائی ہے باغون اور کھیتون کے
جلانے کی سخت ممانعت کی ہے قیدیون کو احسان رکھکر یا فدیہ لے کر
چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے اب تلائیے کہ اس سے بڑھ کر لڑائی کی حالت
مین رحم اور انصاف کیا ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف کی کوئی آیت اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث صحیح ایسی پیش نہین کی جا
سکتی جسمین کسی قسم کی زیادتی یا ظلم کرنے کا حکم دیا ہو۔ بڑا افسوس ہے
کہ آپ لوگ بغیر تحقیق اسلام کے پاکیزہ اور با امن اصولون پر تو اعتراض
کر دیتے ہین مگر اپنے گھر کے اندھیر کو نہین دیکھتے کہ کس طرح سے اپنے
مخالفون کے قلع و قمع کرنے کے حکم وید مین دئے ہین اور جن کے
ساتھ کسی قسم کی شرط وغیرہ بھی بیان تک نہین کی جو اسلامی جہاد
کے اصول سے بالکل الٹ پڑا ہوا ہے اور ہر طرح کی زیادتی اس مین
موجود ہے ذیل مین چند ایک منتر مولوی ابو رحمت صاحب جو سنسکرت
زبان سے بخوبی واقف ہین ان کی کتاب راہ نجات سے درج کئے جاتے
ہین جو انہون نے دیانندی بھاشا سے بعہ حوالہ یجر وید لکھے ہین اب
ناظرین ذرا ویدک جہاد کی سختی اور تندی کا ملاحظہ فرماوین۔
(الیسو فرماتا ہے) (۱) اے راجا جیسے مین راکشسون کے گلے
کاٹتا ہون ویسے ہی تو بھی کاٹ۔ باب ۶ منترا۔ (۲) جیسے مین
لاخصلت آدمیون کے سر چھوڑتا ہون ویسے ہی تم بھی ان کے سر چھوڑ دو
باب ۵ منتر ۲۲۔ (۳) اے اقبال مند راجا تو سعادتمندی حاصل کر
اپنے ہم مذہبون کے لئے سکھ پھیلا اپنے مذہب کے مخالفون کو بھسم کر
ڈال جو ہمارے دشمن کی حمایت کرتا ہے اس کو نیچے کی طرف سوکھی لکڑی
کی طرح ادھر جلا جدھر سے اسکی ہوا بھی نہ آوے۔ باب ۱۳ منتر ۱۲۔ (۴)
اے راجا تو دشمنون کے ناش کرنے مین بے خوف وغیرہ سے فدائی
دلوانے جہاد کی مین تجھ کو نصیحت کرتا ہون خاص کرتا ہون جہاد کے
لئے اور جس طرح ہوا بادلون کو متفرق کر دیتی ہے اور سورج ہر شے کا
ست کھینچتا ہے ویسے ہی تو بھی ہر شے کا ست پی۔ باب ۷ منتر ۳۷
(۵) اے بڑون کو رلانے اور دشمنون کو مارنیوالے غصہ ور مجاہد
تجھے بجبر اور زوری حاصل ہو تیرے ہاتھ دشمنون کو بجبر لگے باب ۱۶
منترا۔
اس کے سوا بھی اور بہت سے منتر ہین۔ جو بخوف طوالت یہان درج نہین
کئے جاتے یہ چند ایک ہی مشتے نمونہ از خروارے کافی ہین۔ علاوہ ازین
اس قسم کے جوشون کو ستیارتھ پرکاش کے لکھنے سے پھر یاد دلا یا گیا ہے
اور طرح طرح کے پیرایون مین موجودہ ہندون کو سست اور کمزور بنا کر
ان کی تنگی کی وجہ اس طرح ان کو جتلائی ہے۔ کہ جب سے غیر اقوام گوشت
خور اور شراب خور مسلمان اور عیسائی اس ملک مین آئے ہین۔ تب سے
آریہ ورت کے لوگون کی مصیبت بڑھ رہی ہے (واہ صاحب اپنا
کھایا پیا ہضم کیا آریہ ورت مین شراب خور لوگ نہین تھے خیر وہ اتنے
تو تھے) بھلا ایک لیڈر یعنی دیانند جکی باتین اس کی قوم کو واجب الطاعت
ہین۔ جب ان کی تنگی کے موجبات کھول کر ان کے سامنے رکھتا ہے تو
وہ بھلا اس کے دور کرنے کے لئے کیا کچھ نہ کرنا چاہتے ہون گے
انسان جو طبعاً تنگی کو ناپسند کرتا ہے ضرور اس کے دور کرنے کا خواہشمند
ہو گا پھر جبکہ ایک لیڈر نے موجبات بھی تنگی کے بتلا دئے ہون)
یاد رکھو دنیا مین اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر طرح کے دکھ
ظلم اور دکھ برداشت کر کے بھی اپنے دشمنون سے ہر طرح کی نرمی
اور سلوک کا حکم دیا ہے اور اگر کفار مسلمانون کو خود تلوار سے ہی
نیست و نابود نہ کرنا چاہتے۔ تو اس کو ہرگز تلوار سے مقابلہ کرنے کی
ضرورت نہ پڑتی اور اسلام کو اپنی ترقی کے لئے ہرگز کسی تلوار کی ضرورت
نہ تھی اور یہ جو کہتے ہین کہ اسلام جبر سے پھیلا ہے یہ سخت غلط ہے۔
جیسا کہ مین پہلے بھی بیان کر آیا ہون۔ قرآن مین ایک بھی حکم مذہب کے
لئے جبر کا نہین ہے بلکہ ہر طرح نرمی اور عاجزی حسن اخلاق کا حکم دیا ہے
اور صاف کہدیا ہے کہ دین کے قبول کرنے مین کسی کا جبر نہین ہے
اور ہزارہا غیر مذاہب کے مصنفون نے بھی بڑی بڑی کتابین لکھ کر یہ
اقرار کیا ہے کہ اسلام ہرگز جبر سے نہین پھیلا۔
اسلام مین اخلاقی اور روحانی قوت جاذبہ جو ترقی کی جڑ ہوتی ہے
اس سے زبردست ہے کہ آخر بڑی بڑی فاتح قومون نے بھی فتح کامل
حاصل کرنے اور استقلال کامل پانے کے بعد بھی اپنی مفتوح قوم
(یعنی مسلمانون) کا دفعتہً مذہب اختیار کر لیا۔ چنانچہ چنگیز خان اور
ہلاکو خان جو زبردست بادشاہ گزرے ہین اور جو اسلام کے سخت دشمن
تھے۔ ان مین سے ہلاکو خان خود اور چنگیز خان کا پوتا بر کہ خان اور
پھر سلطان احمد جس کا نام اسلام سے پہلے نکودار تھا اپنی سلطنت اور
حکومت کے زمانہ مین ہی اسلام مین آگئے اور پھر تمام تاتاریون
مین اسلام پھیل گیا اور اوائل مین ہی جب مسلمان سخت عاجزی کی حالت
مین تھے اسی روحانی قوت جاذبہ سے ہی اسلام نے بہت سے دلون
پر فتح پائی۔ چنانچہ شاہ حبشہ یعنی ابی سینیا کا بادشاہ اسی اثر سے گرویدہ
اسلام ہوا۔ اور بصدق دل مسلمان ہو گیا۔ ہرقل شاہ حمص نے جو ملک
شام مین واقع ہے اسی سے متاثر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
سچا نبی کہا اور اسلام کے اصولون کی از حد تعریف کی اور دل کا ایک بڑا

پ صنعاطر نانی بصدد دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اسی شس سے مقوقس شاہ اسکندریہ نے بہی اسلامی اصولون کی بہت تعریف کی اور کہا کہ بے شک آپ سچے نبی ہین اور بہت سے تحفے آنحضرۃ کی خدمت مین بھیجے جن مین ایک سفید رنگ کا اونٹ بہی آنحضرۃ کی سواری کے لئے تہا۔

غرضیکہ مین اسلام کے باامن اور دلکش اور پاکیزہ اصولون کے اثر کا کہان تک بیان کرون اس نے توکسی زمانہ کو بہی اپنے ایسے اثر سے خالی نہین چہوڑا۔ آج اس زمانہ مین بہی جبکہ دنیا حقیقت کو چہوڑ کر طرح طرح کی غلطیون اور ظلمتون مین پڑی ہوئی تہی۔ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد ...... علیہ الصلوۃ والسلام کو مہدی اور مسیح بنا کر بھیجا اور ہر طرح سے اسلام کے اس پاکیزہ اور باامن اثر کا ثبوت دیا اور اس امن کے شہزادے نے اپنی پاکیزگی اور سلامتی کی روح پھونکی کہ لاکہون انسانون کو اس کا گرویدہ بنا دیا اور ہر طرح سے اس بات کا ثبوت دیا کہ اسلام کا اصل منشاء اور مقصد بہی باامن زندگی خدا کی فرمانبرداری مین بسر کرنا ہے اُسی کی روح کے اثر نے کابل جیسے سرکش زمین کے آدمیون کو بہی پاکیزگی اور امن کی زندگی کی حقیقت بتلائی جس سے وہ ہر ایک غلطی سے بیزار ہوئے اور ان کے اندر پاکیزگی اور سلامتی کا نور بہر گیا اور انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح جانین دینے سے بہی انکار نہ کیا عبد الرحمان نے دردناک قتل کو منظور کیا اور مولوی عبد اللطیف صاحب شہید نے جو کابل کے بادشاہون کا شاہی مولوی تہا جو اپنے ہاتہ سے ان کے سر پر تاج رکہتا تہا اسی حق کی خاطر سنگسار ہونا قبول کر لیا اور کہا کہ کابل کی زمین میرے خون کے اشتہار کی محتاج ہے۔ چنانچہ اس کا اثر ایسا ہوا کہ اون کی وفات کے بعد ہزارہا لوگون کو سمجہ آئی اور ان مین سے بہتون نے خدا کے مسیح کے ہاتہ پر اپنی غلطیون سے توبہ کی اور بعض ہجرت کر کے قادیان مین آگئے۔ ایسا ہی بہت سے تعلیم یافتہ نیک دل ہندو اور سکہ وغیرہ صاحبان بہی جن مین سے بعض اچہے مالدار اصحاب بہی ہین۔ اسلام کے باامن اور روحانی اثر سے متاثر ہو کر خدا کے مسیح کے ہاتہ پر تائب ہوئے اور وہ اس لذت سے ایسے بہر گئے جو اب وہ اسلام کی خدمت مین ہر طرح سے کمربستہ ہین بہی اسلامی باامن اور روحانی کشتی ہے جسکی نمایان ترقی بنگال مین ہونے کا اعتراف کئے بغیر لفٹنٹ کرنل کرجی بہی نہین رہ سکے۔

اب لالہ دینا ناتہ صاحب انصاف اور غور سے فرماوین کہ اسلام کی ہزارہا ایسی ترقیان جن مین سے مشتِ نمونہ از خروارے مین نے لکہی ہین کس جبر اور تلوار سے ہوئین بڑا افسوس ہے کہ معترض صاحب خوبیون کو تو نہین دیکہتے اور محض اپنی کم سمجہی اور تعصب کی وجہ سے بغیر تحقیق اعتراض کر دیتے ہین۔ آپ لوگون کو چاہئے کہ اعتراض کرنے سے پہلے پوری تحقیق سے کام لیا کرین اور جو جوابات کسی اعتراض کے متعلق پہلے دئے جا چکے ہون انکو مدنظر رکہ لیا کرین تاکہ بے ہودہ سمع خراشی نہ ہووے مثلاً آج کل جہاد کے مضمون کو ہی پہر آپنے ایک نئی سرخی قرآن اور پالیٹکس کی اختیار کر کے از سر نو لکہنا شروع کر دیا ہے حالانکہ اس کے متعلق بہت سے جوابات جہاد کی بحثون مین دئے جا چکے ہین اور اب بہی چار پانچ ماہ سے پہر آپ جیسے خواب غفلت مین پڑے ہوؤن کو ہوش مین لانے کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین جو قادیان سے نکلتا ہے اشاعت اسلام کی سرخی کے نیچے ان تمام غلط بیانیون کو رفع کیا جا رہا ہے انکو بہی ذرا پڑہین اور تعصب کو چہوڑ کر انصاف سے پڑہنے کے بعد اگر کوئی اعتراض کرنا ہو تو ہر طرح کے واقعات اور دلائل صحیحہ کے ساتہ ان کا رد کرین ورنہ محض عورتون کی طرح طعنہ بازی سے کیا فائدہ اور اس سے آپ کو حاصل کیا ہوگا کیا آپ اپنے مونہہ کی پہونکون سے حق اور تحقیق شدہ سچائی کے نور کو بجہا سکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ آگے آپ سے ہزارہا درجہ بڑہ کر متعصبون نے کیا کچہ حق کو چہپانے کی کوشش نہین کی جو آپ کرین گے۔ مگر ان کو ہر طرح ناکام ہونا پڑا۔ اور خدا حق کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا اور آپ صبیون کی غلط بیانیان اس کا کچہ بگاڑ نہ سکین۔ اور نہ ہی اب بگاڑ سکینگی۔ فقط

خاکسار سید محمد رشید۔ سیالکوٹی۔
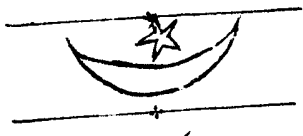
پسند آیا ہے دینِ اسلام مجہ کو سارے دینون مین
جو کہ وہ نور ہیرا ہے نبوت کے خزینون ۔ مین
جو داغِ یاس و حرمان بن کے میرے دل مین آیا ہے
چمکتا ہے وہی تو نور ہو کر مہ جبینون ۔ مین
وہ آخر آخر کھلا اک رند بادہ نوش پُرملان !
چہپائے رکہتے تہے صوفی جسے اپنے ہی سینون مین
ہدایت کیا کسی کو دین وہ خود گمراہ پہرتے ہین
جہالت کے سوا کچہ بہی نہین گدی نشینون مین
جو ہین نا اہل ان کو وعظ سے کیا فائدہ ہوگا۔
کہ بیج اُگتا ہے مشکل ہی سے پتہریلی زمینون مین
بنے پہرتے ہین لاکہون پانچوین ہم بہی سوار نہین
مری کیا پوچہتے ہو مین نہ تیرہ مین نہ تینون مین
جہان کی روز خبرین مخبر صادق سناتا تہا
وہان سے اب خبر اک بہی نہین آتی مہینون مین
غم اُمت کو میرے سینے ہی مین مخفی پاؤگے
"یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہین شاہی خزینون مین"
بس اک نعرہ ہی پہنچا دے گا بام عرش پر تجہ کو
بہت مشکل ہے ان عشق مجازی والے زینون مین
خدا کی راہ مین جو جان دیتے ہین وہ زندہ ہین
لکہا ہے نام نامی ان کا شہرت کے نگینون مین
"خیال خاطر احباب ہر دم چاہئے ہمدم
غبار آنے نہ پائے صاف روشن آبگینون مین"
دکہائی دے گی ذرے ذرے مین بستی تجہے دنیا
جو دیکہے چشم دل سے تو خرد کی خوردبینون مین
جسے دیر و حرم مین ڈہونڈتا پہرتا تہا مین اکمل
"وہ نکلا میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینون مین"

بدرِ خواتین

اسلام مین مستورات کی عزت اور وقعت

"ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ان خوش قسمت لوگون مین سے ہین جن کے گہر کے تمام چہوٹے بڑے تعلیم یافتہ ہوتے ہین یہ مضمون ان کی لڑکی کا ہے ہمین اس کے متعلق صرف اتنا کہنا ہے کہ جہان راقمۂ مضمون نے مردون کو عورتون کی عزت و وقعت کے لئے توجہ دلائی ہے وہان اپنی بہنون مین بہی وہ قابلیت پیدا کرنے کی کوشش کرین جو انہین اس عزت کی مستحق بنائے۔"

اسلام نے جس قدر حقوق عورتون کو دئے ہین ان پر بہت سے مرد ہین جو عمل نہین کرتے۔ یہ بات میان بیوی تک محدود نہین ہے کہ خاوند بیوی کا حق نہین سمجہتا اور اس کی نظرون مین اسکی کوئی عزت اور وقعت نہین ہوتی بلکہ بیٹا ماں کی بہائی بہن کی جس عزت کی وہ مستحق ہین ویسی نہین کرتے اور اون کے حقوق کی کچہ پرواہ نہین کرتے۔ شروع ہی سے لڑکی کے پیدا ہونے سے گہر والے ملول ہو جاتے ہین اور لڑکے کے پیدا ہونے پر خوشیان منائی جاتی ہین ان کے طریق پرورش مین بہی بہت فرق ہوتا ہے جس لاڈ پیار ناز سے لڑکے پرورش پاتے ہین لڑکیان اس کی مستحق نہین خیال کی جاتی ہین۔ بچپن مین جب کبہی بہائی بہن مین لڑائی ہوتی ہے تو اکثر ماں باپ لڑکے کی طرفداری کر کے لڑکی کو گہرک دیتے ہین اس لئے بچپن ہی سے اُنکی نظرون مین

عورتون کی کوئی عزت اور وقعت نہین ہوتی اور وہ اپنے آپ ہی کو عزت
کے مستحق سمجھتے ہین ان کے دماغ مین یہ بات سماتی ہی نہین کہ عورتین بھی
کسی عزت کی مستحق ہین حالانکہ کتابون مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ ہمارے
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر تشریف رکھتے تھے کہ آپ کی
رضاعی مان تشریف لائین آپنے اپنی چادر مبارک جو اوڑھی ہوئی
تھی اتار کر بچھادی اور اس پر ان کو بٹھایا۔ آج کل کے زمانہ مین کوئی
معمولی حیثیت کا آدمی بھی اپنی سگی ان کے ساتھ بھی یہ سلوک نہین
کریگا بلکہ اس مین اپنی کسر شان سمجھیگا آنحضرت صلعم نے اولاد کی عزت کا یہ نمونہ
دکھایا کہ جس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لاتی تھین تو
آپ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے یہ ایسی باتین ہین کہ
کوئی مذہب اپنے پیشوا کی ایسی مثالین عورتون کی عزت اور احترام
مین پیش نہین کرسکتا۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل مسلمانون مین بھی
عورتون کی کوئی عزت اور وقعت نہین ہے ہرچند وعظ و نصیحت کئے
جاتے ہین لیکن اس کا کوئی اثر ظاہر نہین ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ
بڑے ہوکر طوطے کا پڑھنا نہایت مشکل ہے۔ جب تک بچپن ہی سے
عورتون کی عزت دل مین نہ جمائی جاوے بڑے ہوکر صرف وعظ
نصیحت سے کام چلنا مشکل ہے پس ہر ایک کے والدین کے لئے اگر وہ
چاہتے ہین کہ دنیا مین عورتون کی عزت قائم ہو یہ بات نہایت ضروری ہے
کہ وہ بچپن ہی سے لڑکے لڑکی کو ایک نظر سے دیکھین اور لڑکیون کی
ویسی ہی پرورش کرین جیسے کہ لڑکے کی تاکہ بچپن ہی سے یہ بات ان
کے خیال مین جم جائے کہ لڑکی بھی بحیثیت عورت ہونے کے عزۃ
کے قابل ہے جیسے وہ بحیثیت مرد ہونے کے۔ اس بات کی زیادہ
توجہ ماؤن کو چاہیئے۔ یورپین اقوام مین جو عورتون کی عزت ہے اس
کا یہی راز ہے کہ ان کو بچپن ہی سے ایسی تربیت ہوتی ہے جس
سے عورتون کی عزت کرنا ان کی فطرت مین پڑ جاتا ہے۔ لیکن مجھ
افسوس سے کہنا پڑا۔ کہ وہ اصول جو کہ دراصل مسلمانون کا تھا۔
اسے دوسری قومون نے اختیار کر کے نہایت فائدہ اٹھایا اور زمانہ
حال کے مسلمان اسے بھول گئے باوجودیکہ شریعت مین لڑکے لڑکی کا
فرق کرنا نہایت گناہ ہے لیکن نہایت خوش قسمتی کی بات ہے کہ
اللہ تعالے نے اپنے نہایت برگزیدہ مسیح موعود کو بھیج کر اسلام کا
سچا نمونہ دکھا دیا اس پاک انسان نے عورتون کی عزت کو دوبارہ
دنیا مین قائم کیا اور پھر نہایت خوشی کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح
بھی دن رات اس امر مین کوشان ہین اللہ تعالیٰ ان کی ہمت مین
برکت دے اور ہم عورتون کی کمزوریون کو مغفرت فرما کر ہماری
دستگیری فرمائے۔

ترقی کی نہین ہرگز کوئی امید ہے جب تک ۔
خوشی لڑکے کی ہم مین اور لڑکی کا ہے غم باقی۔

راقمہ احمد بنت ڈاکٹر بشارت (بھیرہ)

دینی بہنون کی خدمتمین

مین ایک عرض کرتی ہون وہ یہ ہو کہ اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہتی ہو۔ تو جہان تک آپ کی طاقت اور سمجھ ہے دین کی راہ مین قدم بڑھاؤ۔ جیسا کہ دنیا کی عزت کے لئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور زیورات وغیرہ بنائے جاتے ہین صرف اس لئے کہ دنیا مین عزت ہو۔ تم میری بہنون یاد رکھو کہ دنیا کی عزت تو چار دن کی ہے بس اس واسطے وہی سامان مہیا کرو جسے ہمیشہ کی عزت ہو۔ میری بہنون قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وماذا

علیہم لو امنوا باللہ والیوم الاخر وانفقوا مما رزقہم اللہ وکان اللہ بہم علیماً۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضعفہا ویؤت من لدنہ اجراً عظیماً۔

ترجمہ۔ کیا مصیبت پڑیگی ان پر اگر وہ دل سے اللہ پر اور آخرت دن پر ایمان لاکر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اون کو رزق دیا ہے اسمین سے خرچ کر دیا کرین اور اللہ ان کے دلون کو خوب جانتا ہے۔ بے شک اس مین اللہ کچھ بھی نہ گھٹائیگا۔ بلکہ اگر نیک نیتی سے خرچ کرینگے تو ان کے مال مین بڑھتی کر دیگا اور اپنے پاس سے بہت انعام بھی دیگا۔ اے میری بہنون! ہمین چاہیئے کہ دنیا کو مخصوصون کو چھوڑ دین کیونکہ ان مین سوائے ذلت کے اور اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا ہمین وہ زیور اور زینتین مہیا کرنی از حد ضروری ہین جن سے وہ بڑا ثواب حاصل ہو جس کا وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا ہے یہ متاع دنیا نہ کسی کے ساتھ گیا ہے اور نہ جائیگا۔ میری بہنون کو چاہیئے کہ جو کچھ انہین جیب خرچ ملے یا جو کچھ اپنے دنیاوی کامون کے لئے ماہوار جمع کرتی ہین اس کا دسوان حصہ اللہ کیواسطے الگ کرین اور قادیان مین کچھ صدر انجمن احمدیہ کے ضروری کامون کے لئے اور کچھ اور کامون کے لئے مثلاً چندہ بدر یا خرید کتب سلسلہ عالیہ مین لگادین صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین اب کیا میری نیک خیالات والی احمدی بہنون کو اس مین حصہ لینا ضروری نہین ہمارے احمدی بھائی دینی خدمتون مین کس قدر قدم بڑھا رہے ہین تو کیا خداوند کریم کے احکام بجالانا صرف مردون پر ہی فرض ہوتا ہے عورتون کے لئے نہین میرے خیال مین عورتون کے لئے بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا مردون کے واسطے۔ ہمین چاہیئے کہ ہم سب مل کر حسب حیثیت اپنی جیبون مین سے خدا کی راہ مین صرف کرین۔ مین امید کرتی ہون کہ میری بہنین اس طرف جلد توجہ کرینگی۔ میری بہنون! ہماری عمر کا بہت حصہ ہماری غفلتون مین گزر گیا ہے اور زندگی کے دن بہت تھوڑے رہگئے ہین کیا جانے کس وقت اس دنیائے فانی سے کوچ کرجانا ہے۔

اب زندگی کا داج ہے ۔ کر لو جو کرنا آج ہے
جب مرگئے محتاج ہین ۔ پھر تو نہین مختار ہین۔

مسز اکمل نے جو بہنون کے مضامین بدر مین درج کرانے کی تجویز کی ہو بہت عمدہ ہے اور مین بھی انشاء اللہ ۔ ۔ ۔ بدر کو کچھ چندہ بھجوا دونگی

والسلام۔ راقم اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین (پرتاب گڈھ)

نظم

(منشی غلام احمد صاحب اختر ضلعدار ریاست بہاولپور)

پڑا ہون جب سے تیرے در پہ شاہا التجا ہوکر
تمنائین مٹی ہین میرے دل سے نقش پا ہوکر
گرا ہون در پہ واسجدوا واقترب کا اقتضا ہوکر
کیا واصل مجھے خط جبین سے نہ راستا ہوکر
ترے دامن سے الجھا ہون مین دست التجا ہوکر
مرادین میرے دامن سے لگی ہین حاشیا ہوکر
ہوا ہون مایۂ جان تیرے رستے مین فنا ہوکر
بنا اکسیر ہون الحمد للہ خاک پا ہوکر
سخن جب نعت مین لگتا ہے گرنے نارسا ہوکر
الف احمدؐ کا ہو جاتا سہارا ہے عصا ہوکر
پڑا موجہ گرنا اہل پیچھے اژدہا ہوکر
پڑا اسپر الف احمدؐ کا موسےؑ کا عصا ہوکر

دیگر (منشی محمد صادق صاحب انسپکٹر پولیس بیرہ)

سجا ہے رشک گران سے کرین باغ جنان والے
کہ محبوب خدائے پاک ہین دارالامان والے
ترے ہی نعش قدسی نے جہان مین صور کو پھونکا
ہوئے پیدا کئی رطب اللسان عذب البیان والے
خدا کے فضل سے ہر شخص پر حجت ہوئی پوری
تبھی تو خیرہ سر ہین آجکل وہم و گمان والے
سنبھالا کشتئ اسلام کو اس تند طوفان ۔۔ مین
کہ جب شسدر سے تھے لنگر ڈالکر سب بادبان والے
الٰہی مجھ کو دکھلادے وہ صورت پیارے احمدؐ کی
کہ جس سے آجکل معمور ہین کون و مکان والے
تمنا ہے یہی دل کی کہ روز حشر محشر ۔۔ مین
پکارے جائین ہم کہہ کر "مسیحائی زمان والے"
خدا نے بھیجے بھلا کے انہین نور زمان بخشا
تاسف کس قدر نادان ہے ہندوستان والے
الٰہی ہم ضعیفون کی تو ہی کچھ دستگیری کر
کہ ہم پیچھے رہے جاتے ہین آگے کاروان والے

ایک کتاب نئی نئی میں نے منگوائی ہے جس کے ۴۰۰ صفحات میرے پاس پہنچے ہیں اس میں صرف اتنی بات پر بحث ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ بہتر ہے یا ابوبکر رضؓ۔ پھر شیعہ کہتے ہیں کہ ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پیشگوئی نہیں فرمائی جو تھا خلیفہ تم سب ہو چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ جعلنا کم خلائف فی الارض۔ اگلی قوموں کو ہلاک کر کے تم کو ان کا خلیفہ بنا دیا۔ لننظر کیف تعملون۔ اب دیکھتے ہیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہیں چار کا ذکر تو ہو چکا۔ اب میں تمہارا خلیفہ ہوں اگر کوئی کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب نے نور الدین کا ذکر نہیں کیا تو ہم کہتے ہیں ایسا ہی آدم اور ابوبکر رضؓ کا ذکر بھی پہلی پیشگوئی میں نہیں۔

الوصیت کی تفہیم

حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور ادھر ۱۴ اشخاص کو فرمایا کہ تم بہیئت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے پھر ان چودہ نے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ فرماتا۔ ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔

میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے واقعی ۱۴ آدمیوں کو خلیفہ [illegible] قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقوے کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا ہزار لوگوں کو اسی کشتی پر بٹھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دیگا ہرگز نہیں (بلکہ ضرور انشاء اللہ انہیں ساحل مراد پر پہونچائیگا (اڈیٹر) پس تم کان کھول کر سنو اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کرو گے۔ تو اعقبہم نفاقاً فی قلوبہم کے مصداق بنو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا اس لئے کہ تم میں بعض نا فہم ہیں۔ جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔

خدا پر بھروسہ

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے۔ میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کرونگا خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ اس کے عجائبات قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے، تم معاہدہ کا حق پیدا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔ میرا ایک دوست مجھے کہتا تھا کہ تم آگوں کو دباتے ہو بجھاتے نہیں۔ میں نے کہا کہ جلد باز بھلا میرا دوزیرہ ہو سکتا ہے۔ ہم نے آگوں کو دبا کر ہی بجھاتے دیکھا ہے میری ماں دہکتے ہوئے کوئلے ایک گڑھے میں ڈال کر بند کر دیتی تھی تھوڑی دیر میں سب بجھ جاتے دیکھو میں نے پانی کے لحاظ سے تو وعظ کیا ہے اور دبانے کے لئے کوشش میں ہوں۔ ہم اور تم سب مر جائیں گے اگر کچھ نفاق ہم میں باقی میں تو پچھلی قوموں میں تفرقہ پڑ جائیگا اور وہ ہم پر لعنتیں کرینگی مجھے کہیں گے کہ کس خبیث نے یہ گندہ بیج بو دیا۔ دیکھو تم میرے حق کو بجالاؤ۔ میں نے کبھی اپنی بڑائی نہیں کی۔ مجھے ضرورتاً کچھ کہنا پڑا ہے اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تمہارا ساتھ دونگا مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔ اگر تم مجھ میں کوئی عیب بھی دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ سے بڑھ کر [illegible] یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھا لوگے۔ اگر میں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اُٹھالے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔

توبہ کرو

توبہ کرو اور دعا کرو اور پھر دعا کرو۔ میں فردی گویا نو ماہ سے اس دکھ میں مبتلا ہوں اب تم اس بڈھے کو تکلیف میں نہ ڈالو اس پر رحم کرو اگر میں نے کسی کا مال کھایا [illegible]

[illegible]

کر کے کہوں گا کہ ایسا آدمی ضرور بولے اُٹھے۔ میں [illegible]

[illegible] ہوں گا اگر میں نے تمہارے مالوں میں کچھ [illegible] کا خیال کیا [illegible]

اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان سے پہلوں کو بھی امیر بنایا ہے حضرت مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔ فرید الدین شکر گنج میرے خاندان کے لوگ ہیں۔ اور اب پھر بھی اس نے وعدہ کیا ہے کہ میں تیری اولاد پر فضل کروں گا۔

طاعت در معروف

ایک اور غلطی ہے وہ طاعت در معروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں طاعت نہ کریں گے یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے ولا یعصینک فی معروف۔ اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہؐ کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے اسی طرح حضرت صاحب نے بھی شرائط بیعت میں طاعت در معروف لکھا ہے اس میں ایک ستر ہے۔ میں تم میں سے کسی پر ہرگز بدظن نہیں میں نے اس لئے ان باتوں کو کھولا تا تم میں سے کسی کو اندر ہی اندر دھوکہ نہ لگ جائے۔

وجہ اختلاط

پھر مجھے کہتے ہیں کہ لوگوں سے اختلاط کرتا ہے اس کا جواب تمہارے لئے جو میرے مرید ہیں یہی کافی ہے کہ تم میرے آمر نہیں ہو۔ اور مامور ہو کیا مجھ پر بال بچے کی پرورش فرض نہیں بیشک وہ مجھے مخفی طور پر رزق دیتا ہے مگر اس ستار نے پردہ پوشی کا رنگ ہی رکھا ہے۔ میں اس کی شان کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

ستّاری

کہتے ہیں امام حسن بصری اور حبیب عجمی ایک دفعہ سیر کو نکلے راستہ میں دریا آگیا حبیب نے کہا چلو۔ حسن نے جواب دیا ٹھہرو وہ کشتی آئے اس پر حبیب نے کہا حسن! ابھی تک تم مشرک ہی ہو یہ کہہ کر وہ تو چلتے ہوئے اس زمانے کے نیچری تو نہیں مانتے مگر میں مانتا ہوں کہ وہ کنارے پہونچ گئے ادھر حسن جب کشتی آئی تو پیسہ دیکر سوار ہوئے اور دیر کے بعد پہنچے تو حبیب بولے۔ تیرا کشتی آورد مارا خدا حسن نے فرمایا سنو! اور تو کو خدا ہی لایا کشتی کو خدا تعالیٰ چاہتا تو غرق کر دیتا تو نے صرف اپنا بچاؤ ڈھونڈا۔ مگر میرے ساتھ کئی اور آدمی بھی آئے تیرا ایمان ناقص ہے تو خدا کی صفت ستاری کا عالم نہیں۔

نصیحت

پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر پھر پھر کرتا ہوں کہ آپس کے تباغض و تحاسد کو دور کر دو یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑ دو جو مجھے نصیحت کرنے میں وقت خرچ کرتا ہے وہ دعا میں خرچ [illegible] کا ختم [illegible] تمہارے وشادوں کا اثر تمہ بڑھتے ہوئے نہیں ہو گا ادب کو محفوظ رکھا ہر ایک کام کو کرو اور یہ میں اپنی بڑائی کے لئے نہیں کہتا بلکہ تمہارے ہی بھلے کے لئے کہتا ہوں جس طرح دکاندار اپنی دکان کو کھولتا ہے اسی طرح میں بھی اپنی دکان کھولتا ہوں اور بیماروں کو دیکھتا ہوں میں تمہارے ابتلا سے بہت ڈرتا ہوں اس لئے مجھ کمانے کا زیادہ فکر ہوتا ہے۔ بہ نسبت گولے اور زلزلے سے بھی زیادہ خوفناک یہ بات ہے کہ تم میں وحدت نہ ہو۔

جلد بازی سے کوئی فقرہ منہ سے نکالنا بہت آسان ہے مگر اس کا نگلنا بہت مشکل ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے۔ میں تم پر بڑا حسن ظن رکھتا ہوں۔ میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کبھی تمہارے محرروں سے بھی دریافت نہیں کیا کہ تم لوگ کس طرح کام کرتے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم تقوے سے کام کرتے ہو۔ باقی رہا میں سو میری نسبت تحقیق کر لو جس طرح چاہو نگرانی کر لو۔ مخفی در مخفی راہوں سے کر لو۔ مجھ کو ایک دفعہ شیخ صاحب نے کہا تھا کہ اب میں نے یہاں سکونت اختیار کر لی ہے۔

میں تمہاری نگرانی کرون گا تو میں نے کہا تھا بسم اللہ۔ وہ فرشتے میری نگہبانی پہلے کی طرح سفر میں ایک تم آ گئے میں آج کے دن ایک اور کام کرنیوالا تھا مگر خدا تعالیٰ نے مجھے روک دیا ہے اور میں اسکی مصلحتوں پر قربان ہوں۔ تم میں جو نقص ہیں ان کی اصلاح کرو۔ عورتوں سے جن کا سلوک اچھا نہیں قرآن کے خلاف ہے وہ خصوصیت سے توجہ کریں میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے الگ نہیں کرتا کہ شاید وہ سمجھیں پھر سمجھ جائیں پھر سمجھ جائیں ایسا نہ ہو کہ میں ان کی ٹھوکر کا باعث بنوں۔ میں اخیر میں پھر کہتا ہوں کہ آپس میں تباغض و تحاسد کا رنگ چھوڑ دو کوئی امر امن یا خوف کا پیش آ جاوے عوام کو نہ سناؤ ہاں جب کوئی امر طے ہو جائے تو پھر بیشک اشاعت کرو۔

بلکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ یہ باتیں تمہیں ماننی پڑیں گی۔ طوعاً و کرہاً اور آخر کہنا پڑیگا۔ اتینا طائعین جو کچھ میں کہتا ہوں تمہارے بھلے کی کہتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں راہ ہدایت پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔

اعلان

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر جب حسب معمول ہم قادیان دار الامان میں حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بعض لوگوں نے ایسے خطوط لکھ کر بھیجے ہیں جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کی مخالفت کرتے ہیں ان خطوط کو پڑھ کر ہمیں بہت رنج ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ہمارے خیال میں ضرور رنج ہوا ہو گا ہم اپنے بھائیوں پر بھی کوئی بدظنی نہیں کرتے ہم نے ان کے لئے دعا ہی کی ہے اور ان کی خدمت میں ہم یہی عرض کرتے ہیں کہ وہ بھی ہمارے متعلق حسن ظنی (جس کا حکم قرآن و حدیث میں بڑی تاکید سے ہے) کا کام لیا کریں ہم اپنے دل پھاڑ کر کسی کو نہیں دکھا سکتے لیکن بذریعہ اعلان ہذا ہم سب احباب کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم نے جو بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی کی وہ کسی جبر اور اکراہ سے نہیں بلکہ شرح صدر سے کی اور ہم اس وقت تک اسی عہد بیعت پر قائم ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرتے ہیں یہ تو ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں وحدت قہری کوئی نہیں بلکہ وحدت ارادی ہے اور اسی وحدت ارادی کے ماتحت ہی ہم سب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی ہے آیندہ کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے ہی یہ توفیق طلب کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس عہد پر قائم رکھے جیسا کہ حضرت نوح نے یہ دعا کی تھی ربی انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم۔ کیونکہ سب توفیق اور طاقت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہے۔ والسلام

خاکسار ان رحمت اللہ بقلم خود۔ مرزا یعقوب بیگ بقلم خود ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

اعلان بالا کے حرف حرف سے میرا اتفاق ہے اور میں حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ والسلام

خاکسار محمد علی از قادیان

مصادرات انجمن احمدیہ

۱۰۲۳۔ رپورٹ انجمن احمدیہ کپورتھلہ کہ بجٹ کانفرنس میں ہی پیش ہوا کرے انجمنوں کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں پیش ہو کر قرار پایا کہ اس سوال کو دیگر انجمنہائے احمدیہ میں پیش کر کے دریافت کیا جاوے کہ کانفرنس کے لئے بہتر موقعہ کونسا ہے مالی سال کے لحاظ سے شروع ستمبر میں یا اس سے پہلے کانفرنس کا ہونا ضروری ہو گا۔

۱۰۴۵۔ خط مسٹر محمد الگزنڈر رب سکنہ امریکہ چونکہ امریکہ میں زیادہ تر عیسائی مشنری ہیں جو اپنے دنیوی فائدہ کی خاطر تبلیغ کا کام کرتے ہیں اس وجہ سے میرے تبلیغ کرنے سے جو اسلام کے لئے ہے چنداں فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ دیگر مشنریوں کی طرح مجھے بھی خیال کیا جاتا ہے ایک جلسہ میں مجھے ایک ڈاکٹر کر سے ملنے کا اتفاق ہوا جس نے مجھے یہ کہا کہ اگر ہندوستان سے کوئی ایسا واعظ آئے جو پیدائشی مسلمان ہو تو اس کے لکچر سے بہت فائدہ ہو گا اور کہ یہاں کے لوگ عیسائیت سے بڑے بیزار ہیں لہذا جو لوگ بدھ مذہب۔ ویدانتی اور بابی مذہب والے تبلیغ کے لئے آتے ہیں وہ بہی کامیاب ہو جاتے ہیں اس لئے اگر صدر انجمن احمدیہ اپنی طرف سے کوئی ایسا قابل آدمی جو اسلام کی تعلیم سے بخوبی واقف ہو اور انگریزی میں پوری جرأت سے لکچر دے سکے تبلیغ کے لئے یہاں بھیجدے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہو گی مبلغ کا خرچ جب تک اوپر کے لوگ برداشت نہ کریں صدر انجمن سے ہو۔ ان تبلیغ کے متعلق ہر ایک طرح کی امداد بلا معاوضہ میں دینے کو طیار ہوں پیش ہو کر قرار پایا کہ یہ سوال کہ آیا امریکہ یا یورپ میں یعنی لنڈن میں کوئی اسلامی مشن سلسلہ کی طرف سے قائم کیا جاوے انجمنہا احمدیہ میں پیش کیا جاوے کیونکہ اس کے لئے بہت سے اخراجات کی ضرورت ہو گی۔ صدر انجمن کی رائے میں صرف بیانات کے ذریعے جب تک کہ مشن قائم کیا جاوے چنداں فائدہ نہیں۔

۱۰۴۶۔ رپورٹ سکرٹری چونکہ پختہ مہمانخانہ اہل بیت حضرۃ اقدس نے اپنی ضروریات کے لئے لیا ہے اور خام مہمانخانہ میں مہمانوں کے کافی جگہ نہیں اور خصوصاً بعض مہمانوں کو بڑی دقت پیش آتی ہے اس لئے مہمانخانہ کے لئے کچھ انتظام کیا جاوے باہر جو زمین جگہ کی قلت کی وجہ سے مدرسہ کے لئے خرید کی گئی ہے اس میں کافی گنجایش ہے اور شہر کے اندر اول تو جگہ ہی نہیں رہی اور اگر ڈہاب کے کسی حصہ کو پر کر کے بنایا جاوے تو ایک تو خرچ بہت زیادہ آتا ہے اور دوسرے سیلاب کے دنوں میں ایسے مکانات سخت خطرے میں ہوتے ہیں اور علاوہ ازیں حضرۃ خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا ہے کہ موجودہ لنگر خانہ سے جو حضرت اقدس ؑ کے مکانوں کے متصل ہے اہل بیت حضرت اقدس ؑ کو دھوئیں وغیرہ کے باعث بہت تکلیف ہوتی ہے اس لئے لنگر خانہ بھی نیا بنوایا جاوے باہر کی زمین میں اگر لنگر خانہ و مہمان خانہ بنوایا جاوے تو ایک تو ہوادار بھی ہو گا اور دوم صحت کے لحاظ سے بھی اچھا ہو گا اور کوئی بہت بڑا فاصلہ بھی نہیں ہے لہذا فیصلہ کیا جاوے کہ لنگر خانہ باہر بنوایا جائے یا ڈہاب کے کسی حصہ کو پر کر کے اور خام ہو یا پختہ۔ تا اس کے مطابق تخمینہ منظوری کے لئے پیش ہو۔ قرار پایا کہ یہ معاملہ انجمنہا احمدیہ میں پیش کیا جاوے۔

۱۰۴۷۔ رپورٹ سکرٹری کہ جلسہ سالانہ کے لئے تاریخیں مقرر کی جاویں تا تخفیف کرایہ کے لئے محکمہ ریلوے سے خط و کتابت کی جاوے۔ پیش ہو کر قرار پایا کہ جلسہ سالانہ ۲۴-۲۵-۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہو گا تخفیف کرایہ کے لئے درخواست کی جاوے۔

۱۰۵۷۔ رپورٹ سکرٹری کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے جماعت میں چندہ کی لئے اگر تحریک کرنی ہو تو ابھی سے کی جائے اور فیصلہ کیا جاوے کہ یہ خرچ جو قریب تین ہزار روپیہ کے ہو گا مختلف انجمنوں پر ڈالا جائے پیش ہو کر قرار پایا کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے مختلف انجمنوں کو تحریک کی جاوے۔ محمد علی۔ سکرٹری۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

بخدمت شریف جناب سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مبارک سے صدر انجمن احمدیہ قادیان قائم ہوئی۔ جس کے ماتحت جماعت میں ہر جگہ اس کی شاخوں کا قائم ہونا ضروری تھا چنانچہ شروع ہی میں بعض جگہ باقاعدہ انجمنیں ہو گئی ہوئی ہیں جہاں انتخاب عہدہ داران باقاعدہ جلسوں کے ہونے اور وصولی چندہ وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام ہے ان میں سے انجمن احمدیہ سیالکوٹ اول نمبر پر ہے اور اسکی کارروائی قابل رشک ہے خدا تعالیٰ وہاں کے احباب کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔

صدر مقام میں بعض امور ایسے در پیش آتے ہیں جنہیں انجمنہائے احمدیہ یا احمدیہ پبلک کا دلچسپی لینا ضروری ہوتا ہے اور ان کے متعلق انجمنوں سے رائے لینا بموجب حکم مجلس معتمدین ضروری ہوتا ہے کیونکہ افراد قوم سے رائے لینا تو مشکل امر ہے اور بوساطت سکرٹری صاحبان انجمنوں سے رائے لینا ایک احسن طریق ہے اس سے گویا قوم کی رائے معلوم ہو جاتی ہے پس جہاں تو باقاعدہ انجمنیں قائم ہیں اور ہمیں ان کی اطلاع ہے وہاں خطوط کے بھیجنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے لیکن جہاں نہ انجمنیں قائم ہیں یا ان کی قائم ہونیکی ہمیں اطلاع نہیں وہاں خط بھیجنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے کہ خط بھیجیں تو کس کے نام۔ اور اگر

کسی دوست کے نام خط بھیج بھی دیا تو یہ علم نہین ہوتا کہ اسے مل ہی گیا یا نہین کیونکہ بعض وقت صحیح پتہ معلوم نہین ہوتا چونکہ آپ لوگون سے خط وکتابت کرنے کی ضرورت ہمیشہ درپیش آتی رہتی ہے اور سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے جس موقع پر کہ سکرٹری صاحبان سے اکثر امور کے متعلق خط وکتابت کرنی پڑتی ہے اس لئے آپ کی خدمت مبارک مین لکھا جاتا ہے کہ یہان کی انجمن کے عہدہ داران کی ایک فہرست مکمل کر کے بہت جلد ارسال فرما دین۔ اور اگر پہلے انجمن قائم نہ ہو تو اب انجمن قائم کر کے مع فہرست عہدہ داران منظوری کے لئے درست بھیجدین (۲) وصایا کے لئے جس کی طرف حضرت اقدس مغفور و مرحوم نے بہت توجہ دلائی تھی احباب نے بہت کم توجہ ... کی ہے۔ سکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ اپنے علاقہ کے احباب کو اس طرف توجہ دلا کر کارروائی جاری رکھین اور اپنی معرفت وصایا بھجواتے رہین۔

۳۔ ماہواری چندہ کی وصولی کا انتظام جس پر سلسلہ کے تمام کام کا انحصار ہے اور اسی آمد پر خرچ ہوتا ہے سوائے چند ایک جماعتون کے قابل اطمینان نہین آپ لوگون کو یاد ہے کہ ابھی آپ کے پاس بجٹ سالانہ برائے سنہ ۱۹۰۹ء صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ جس کا تخمینہ ایک لاکھ اکیس ہزار سات سو چوہ روپے کا کیا گیا ہے برائے منظوری و تدبر بھیجا گیا تھا جو جملہ [illegible] منظور کر کے واپس فرمایا ہے اور یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء [illegible] معتمدین کے اجلاس منعقدہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء مین پیش ہو کر منظور ہو چکا ہے پس جس صورت مین کہ آپ نے اسے منظور کیا ہے تو اس رقم کے پورا کرنے کی سعی کرنا بھی آپ کا ہی فرض ہے تا اخراجات کے چلانے مین منتظمین کو مشکلات کا سامنا نہ پڑے اور ان کے کاروبار مین روک نہ ہو لہٰذا آپ کی خدمت مین اس کے لئے بھی عرض کی جاتی ہے کہ خاص اپنے شہر کے احباب سے بھی وصولی چندہ کا انتظام فرما دین اور ایسا ہی اگر آپ کے ماتحت کوئی شاخ ہو تو بیرونی احباب سے بھی چندہ وصول کرنے کا انتظام فرما دین اور اس غرض کے لئے کسی پرجوش اور پرہمت دوست کو سکرٹری انجمنہائے متعلقات کے عہدہ پر منتخب کیا جاوے جو محض رضاء الٰہی کے لئے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے باہر جا دین اور احباب سے چندہ ماہوار وصول کر کے لا دین خدا تعالیٰ ہم سب کو خادم دین اسلام بنا دے اور اس سلسلہ کی امداد کی توفیق دے۔ آمین۔

اُمید ہے کہ آپ ہر سہ امور کی نسبت مجھے جلد جواب دیکر مشکور فرماوینگے

والسلام۔ محمد علی سکرٹری۔ مورخہ ۴۔ اکتوبر سنہ ۹ء

احباب دعا فرماوین۔ قاضی حبیب اللہ کے لئے اور سراج الدین ساہی کے لئے اور پیر غلام غوث محمد صاحب پیرزادہ گولیکی کیواسطے۔ حصول روزگار رخلاصی از قرض و دفع نااتفاقی وحسنات دین و دنیا کی۔

رسید زر

مورخہ ۱۷ ستمبر سنہ ۹ء

میان علی گوہر صاحب ۲۲۵۴ عار
محمد صاحب ۲۲۸۹ عار
جناب عبد الرحیم صاحب ۲۲۹۰ عار
جناب نصر الدین صاحب ۲۲۵۰ ۱۵ر

۱۸ ستمبر سنہ ۹ء

جناب منظور الٰہی صاحب ۷۵۵ للعہ
جناب محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ عہر
جناب عبد الواحد صاحب ۹۵۸ عہر

۲۰ ستمبر سنہ ۹ء

جناب الٰہی بخش صاحب ۱۱۱۱ عار
منشی گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۵ر
جناب محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ عار
جناب عنایت علی خانصاحب ۲۳۵۷ عار
جناب راجہ یار محمد خانصاحب ۹۳۹ ے ر
جناب فتح محمد صاحب ۲۳۳۴ للعہ
جناب واجد حسین صاحب ۲۰۰۵ عار

۲۲ ستمبر سنہ ۹ء

ایوب خان صاحب ۲۳۴۷ عہر

۲۴ ستمبر سنہ ۹ء

جناب فیروز علی صاحب ۲۲۳۰ عہر
جناب الٰہ بخش صاحب ۲۴۰۲ للعہ
جناب نعمت اسد صاحب عہر

۲۹ ستمبر سنہ ۹ء

جناب محمد یعقوب صاحب ۲۲۷ عار

۳۰ ستمبر سنہ ۹ء

جناب مرزا عباس علی صاحب ۷۹۹ عہ

۲۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب عنایت حیدر صاحب ۲۴۰۱ للعہ

۳-۴۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب کریم بخش صاحب ۱۰۵۰ للعہ
جناب نظام الدین صاحب ۱۲۰۴ للعہ
جناب ممتاز علی صاحب ۲۲۵۴ عہر

۵۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب محمد عثمان صاحب ۹۰۵ للعہ
جناب سلطان محمود صاحب ۲۴۰۳ للعہ

۷۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب حکیم محمد دین صاحب ۳۹۰ عار
جناب نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ عار

۹۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب نور احمد صاحب ۴۴۸ عار

۱۰-۱۱۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب محمد عثمان صاحب ۱۲۲۲ سے ر
منشی گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۵ر

۱۴۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب کلن خان صاحب ۷۴ للعہ

۱۶۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب سید عبد العلیم صاحب ۲۴۰۹ عار
جناب محمد حسین صاحب ۱۳۹۷ عہر

۱۷۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب غلام غوث صاحب ۲۴۴۱ ۸ر

۲۰۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ عار
جناب ممتاز اللہ خان صاحب ۲۴۱۰ ۱۱ر

۳ ... تو سب سے پہلے مصر مین علاوہ امتحان میعادی کے کیا جاویگا جو کہ تجارتی کاروبار مین شایان ترقی پر ہے اور تجارتی جھگڑون کے لئے ہی زیادہ تر پنچایتی مصالحت کا طریق جاری کرنا منظور ہے۔ اگر اس کوشش مین کامیابی دیکھینگے تو قانون ہذا تمام صوبہ کے خارجی مرکزون پر بھی توسیع کیا جاویگا

زیارت۔ خدیو مصر ۴ دسمبر کو مکہ معظمہ کی زیارت کو جائینگے

سزائے موت۔ ٹراونکور ہائیکورٹ نے ایک اپیل قتل مین یہ فیصلہ دیا ہے کہ برہمنون کو جواب تک ریاست مین سزائے قتل نہین دیجاتی تھی اب وہ ضروری جائے۔

نمک۔ محکمہ نمک شمال حصہ سال گذشتہ مین ۷۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی

انتخاب الاخبار

پرکاش۔ لکھتا ہے کہ جب تک لفظ ہندو صفحہ ہستی پر موجود ہے تب تک یہ خیال دُور نہین ہو سکتا مسلمانون نے آریون پر حکومت کی پس اگر آئندہ آنے والی نسلون کے سامنے یہ خیال تازہ رکھنا چاہتے ہو کہ تم کسی وقت اپنے مسلمان ہموطنون کے غلام تھے تو بڑی خوشی سے اس نام کو رکھو۔ ورنہ اس نام کو چھوڑ کر اپنا اصلی نام آریہ اختیار کرو۔ (بدر) سب مسلمان ہی کیون نہین ہو جاتے تا قیامت تک غلام کہلاؤ۔

اسلام کی ترقی۔ مسٹر کرجی رقمطراز ہین کہ سنہ ۱۸۷۲ء کی مردم شماری مین بنگال مین ایک کروڑ اکہتر لاکھ سے زائد ہندو اور ایک کروڑ ترسٹھ لاکھ مسلمان تھے اس طرح گویا ہندو مسلمانون سے چار لاکھ زائد تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین ہندو اور مسلمانون کی تعداد علی الترتیب ایک کروڑ چورانوے لاکھ اور دو کروڑ بیس لاکھ تھی مسٹر کرجی اعداد بالا سے ثابت کرتے مین کہ تیس سالون مین مسلمانون نے نہ صرف اپنی کمی پوری کی بلکہ ہندوؤن سے بھی چھبیس لاکھ بڑھ گئے۔ بھلا کیا اب بھی کہو گے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔

پولیٹیکل باڈی کون ہے؟ ریاست پٹیالہ آریہ سماج کے قریباً کل ممبر [illegible] سماج کے پردھان تک معہ دیگر چند اصحاب کے جن مین بعض [illegible] ہندو گرفتار کر کے زیر حراست رکھے گئے ہین۔ مثال کے طور پر رائے جوالا پرشاد اگزیکٹو انجینئر پردھان آریہ سماج۔ لالہ لال۔ لالہ چھمنداس بی۔ اے ہیڈ ماسٹر و سکرٹری سماج کے نام دئیے جاتے ہین۔ ان سب کے گھرون کی تلاشیان لی گئیں اس مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ کے لئے ایک خاص عدالت تین ججان کی قائم کیگئی ہے یعنے (۱) سردار بھگوان سنگہ صاحب چیف جج (۲) دیوان رام پرشاد صاحب بیرسٹر پولیٹیکل سکرٹری ریاست پٹیالہ اور (۳) مولوی فضل متین صاحب مجسٹریٹ پٹیالہ۔

نکالے گئے۔ ایک پیغام از سکندر آباد دکن سے موصول ہوا کہ حضور نظام عالی مقام نے ایک شاہی فرمان نافذ کر کے عہدہ داران و ملازمان ذیل کو نہ فقط ملازمت سے برطرف فرمایا بلکہ ان کو ملک بدر بھی کر دیا ہے (۱) مولوی محمد عزیز مرزا (۲) اس کا دوسرا اسسٹنٹ مولوی سید عطار الدین (۳) رجسٹرار سررشتہ قانون آئین مسٹر ظفر علی خان۔ ان تینون کی پنشن برابر ملا کرتی اور ان کو تین تین ماہ کی تنخواہ بطور نوٹس برطرفی کے دیگئی ہے۔ اور فرمان مذکور مین یہ بھی درج ہے کہ مسٹر عبد الحلیم بھی فوراً ڈسمس کئے جائین یہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم دکن کے اسسٹنٹ تھے۔

پنچایتی فیصلہ کا قانون۔ کونسل آئین پنجاب مین ایک مسودہ قانون توسیع اصول پنچایتی مصالحت کے متعلق پیش کیا جاویگا اور اس قانون کا

مکتوبات امیر المؤمنین

۸۶۷۔ مکرم حکیم صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

انسان تمام عناصر کا مجموعہ ہے اس کے متضاد اجزا میں رُوح وقلب کے ساتھ نفس امارہ اور اس کے وساوس بھی ساتھ رہتے ہیں اور ان کے معین و مددگار شیاطین بھی تیار رہتے ہیں اگر موقعہ پاویں ۔ ہر ایک ملک کے متعلق ایک خاص تحریک نیکی کی ہوتی ہے ہر ایک نیکی کا محرک خاص ملک ہوتا ہے اور اس سلسلہ ملائکہ کا اعلےٰ افسر جبرائیل ہے علیہ السلام ۔ اسیواسطے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ اعطیت جوامع الکلم اور قرآن مجید میں ہے ۔ کہ وہ مہین ہے جب بادشاہ کسی جگہ نزول فرماوے تو اس کے متعلق جاہ وحشم ساتھ ہونا لازم اور ضروری ہے اور جامع وحی کے دشمن بھی بہت ہوتے ہیں اس لئے ان کے دفع کے لئے عالم اسباب میں وہی روحانی قانون الٰہی ہے ۔ جو عالم اجسام میں ہے ۔ عالم اجسام میں امر جامع سلطان جبرائیل کا ۔ جسکی تعریف میں آیا ہے ۔ انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین یہ صرف اس کے جامع ہونے کا بیان ہے ۔ عند ذی العرش اور مطاع کا لفظ قابل غور ہے بادشاہ کہیں عظیم الشان کام میں اکیلا نہیں جاتا ۔ لسنا السماء والی آیت کریمہ اس کی حفاظت کو ظاہر فرماتی ہے اس مقام پر جب انشاء اللہ ہو پہونچونگا تو اس کا جدید علم بالخصوص نوٹ کے ذریعہ انشاء اللہ بیان ۔ نور الدین ۔

المفتی

(۱۹۸) صوم ۔ صلوٰۃ ۔ قرأت قرآن اور ذکر کا ثواب میت کو پہونچتا ہے ۔ امام احمد اور جمہور سلف اور بعض اصحاب امام ابوحنیفہ کا یہی فتویٰ ہے ۔ مجتہدین یہی کہتے ہیں کہ امام احمدؒ سے کسی نے پوچھا ۔ صلوٰۃ و صدقہ وغیرہ کا ثواب نصف باپ کو اور نصف ماں کو پہونچاؤں ۔ تو کیا حکم فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اسی طرح پہونچایا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بجسد رسدی ثواب پہونچتا ہے ۔ صدقہ دینے میں صدقہ دینے والے کو ثواب دینے کا پہونچتا ہے ۔ رہا جو ثواب کہ ہبہ کیا ہے اس کا حصہ دار بھی ہے یا نہیں اس کے متعلق مجھے کوئی روایت یا قول ائمہ کا اس وقت یاد نہیں ۔ امامت نماز میں جو لوگ کوئی لفظ بُرا یا بھلا نہیں نکالتے ۔ مجھے ان کے حال پر تعجب آتا ہے کیونکہ مرزا صاحب نے قریباً چالیس برس دعوےٰ کیا اور پُر زور لفظوں میں شائع کیا کہ مجھے مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل ہے پھر اگر وہ سراسر افترا تھا تو مرزا کے برابر دنیا میں کوئی ظالم نہ ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً ۔ اور اگر وہ راستباز اور صادق تھے تو جن کو خبر پہونچی اور اس کے منکر رہے ان کے برابر کون ظالم ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ او کذب بالحق لما جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین مومن کے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ تنہا رہے ۔ دعا ۔ نیک نمونہ ۔ بامروت انسان پھر باخدا انسان بنے تو اس کے ساتھ ضرور لوگ ملیں گے پھر وہ اس جماعت سے کام لے اسی واسطے جماعت وجمعہ بعد کو فرض یا واجب ہوئیں اس وقت اسلام پر بہت مشکل وقت ہے ۔ ہاں جس کو تبلیغ نہیں پہونچی ۔ وہ معذور ہے ۔

(۱۹۹) روزہ ۔ بالغ ۔ عقلمند پر ہے یہ اجماع اسلام کا ہے مگر صحابہ کرام دس گیارہ برس کے بچوں کو عادت ڈالنے کے لئے روزے رکھواتے تھے ۔

(۲۰۰) لڑکوں اور لڑکیوں کا باہم کھیلنا معروف کے خلاف ہے جب سن تمیز تک پہونچ جاویں ۔ ہمارے ملک میں سات برس کے بعد مناسب نہیں ۔ کنتم خیر اُمۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف پر غور کرو ۔

(۲۰۱) عمدہ شعر تو ہر زمانہ میں جائز ہیں ۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پاک نظم ۔ اہل اللہ کی سادہ نظمیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ۔ قرآن کریم اور اسلام کی عظمت ہو بہت ہی مفید ہیں

(۲۰۲) اور گانا ایک تو کسب ہے اور ایک موزون کلام کا عمدہ آواز سے بدون تلمذ کلانوتوں کے ادا کرنا ہے یہ دوسری قسم بھی ممنوع نہیں وہ بدر اور بعاث کی لڑائی کے متعلق گیت تھے جو لڑکیوں سے نے گئے ۔ مختلف عمر کی تھیں ۔ تعیین عمر کا علم مجھے نہیں اور نہ میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے ۔

(۲۰۳) معمولی شکست وریخت جو عرفاً ہو وہ مرتہن کرے تو اس کو (مرتہن کو) مکان مرہون میں رہنا جائز ہے یہ میری فہم کی بات ہے میں نے بعض حدیثوں سے ایسا ہی سمجھا ہے گو علماء کا اس میں اختلاف ہے ۔ راہن مکان میں خود رہے اور کرایہ مرتہن کو دے یہ تو صاف سود ہے جس میں ذرہ مجھے شبہ نہیں کہ یہ حرام ہے پہلی صورت اس حدیث سے جائز معلوم ہوتی ہے ۔ الظہر یرکب بنفقتہ ولبن الضرع یشرب بنفقتہ ۔ کیا معنے کسی کے پاس سواری کا جانور رہن ہو تو اسے گھاس کھلا دے اور سواری بھی کرلے اور اگر دودھ والا جانور رہن ہو تو اسکو گھاس کھلادیں اور دودھ لیں یہ میری سمجھ ہے اس کے خلاف مسند عبدالرزاق کی حدیث کوئی چیز نہیں ۔ والسلام ۔ نور الدین ۔

طبع صحیفہ آصفیہ بار ثانی

یہ کتاب جو پہلی دفعہ پندرہ صد کاپی چھپکر تقریباً پندرہ دنوں میں ختم ہو گئی اب دوسری دفعہ زیر طبع ہے اس دفعہ وہ بیش قیمت اعدنا مہ بھی اس کتاب میں درج کر دیا ہے جو حضرت آقا خلیفۃ المسیح کی طرف سے بحضور نظام آصفیہ کے ہمراہ گیا تھا اور نیز وہ مراسلہ بھی چھاپدیا ہے ۔ جو سر راجہ کشن پرشاد پرائم منسٹر دکن کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اکثر احباب کا خیال ہے کہ اس کی اشاعت کئی ہزار تک اور کی جلوے خود ریاست حیدر آباد کے طبقہ اعلیٰ میں یہ کتاب کافی طور پر شائع ہو چکی ہے لیکن وہ طبقہ ابھی بالکل باقی ہے جو فی الواقع اس تبلیغ حقہ سے مستفید ہوگا اس لئے ساڑھے تین ہزار کاپی میں سے جو اس وقت زیر طبع ہے ایک ہزار کاپی بغرض اشاعت مفت حیدر آباد جاویگی اور باقی دیگر حصص ملک میں غیر احمدیوں میں شائع کرنے کا ارادہ ہے ۔ میں ان احباب کا از حد مشکور ہوں اور وہ عند اللہ ہی ماجور ہوں جنھوں نے بار اول اس تبلیغ کی اشاعت میں فراخدلی سے میرا ہاتھ بٹایا اور اب بھی احمدی احباب کی امداد سے اسکی کامل اشاعت کی امید ہے اس وقت اسکی قیمت میں نے صرف ۲ر رکھی ہے اسکی تقطیع کچھ چھوٹی ہے لیکن پھر بھی سو صفحے پر کتاب آئی ہے یہ امر مجھے ظاہر کرنیکی ضرور نہیں کہ ایسی تصانیف اور اسکی اشاعت میں محض صرف خدمت سلسلہ ہی مدنظر ہے اور میں یہ طریق بہت ہی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب وہ کوئی اور پبلیں رکھتے ہیں اور اہل قلم ہی ہیں وہ ضرور بلا موقت تصنیف کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت کریں وہ اگر اپنی تصانیف کو اپنی لاگت پر چھاپ کر لاگت پر ہی بھیجدیں تو احباب سلسلہ اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ خرید کر شائع بھی کردیں گے اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہوگی اب یہ سو صفحے کی کتاب عمدہ ڈمی کاغذ پر اگر ایک روپیہ یا بارہ آنے قیمت پر بھی جاوے تو بظاہر گران نہ ہو لیکن اس سے اشاعت کافی نہ ہوگی ہاں اس کی اصلی لاگت کے قریب ہے اور وہ بھائی جو صرف ایک کتاب لیگا اس صورت میں آٹھ کتابیں خرید کر سات کتب مفت شائع کر سکتا ہے ۔ میں نے تین کتابیں اگر اسی اصول پر شائع کیں اور ہزار در ہزار کا پیاں اسکی بلا تکلیف تھوڑے دنوں میں شائع ہوگئیں ہاں شرط یہ ہے کہ احمدی احباب بھی فراخ حوصلگی سے کسی قدر کام لیں اسوقت میں برادران راولپنڈی جہلم گجرات ۔ گجرانوالہ ۔ ملتان ۔ انبالہ ۔ دہلی ۔ اٹاوہ ۔ الہ آباد ۔ تبلیغ پور مسعودی کپور تھلہ کو علے الخصوص اور دیگر احباب کو عموماً متوجہ کرتا ہوں کہ وہ بہت جلد میں اس کتاب کی خرید کر غیر احمدی پبلک میں مفت شائع کریں چونکہ بعض احباب لاہور نے مدد دی ہے اسلئے میرا ارادہ ہے کہ جو کچھ

گئو رکھشا

ہندو سناتن دھرمی کیا اور دوسرے فرقے کے کیا سب بُت پرست ٹھہرے۔ جب بُت پرستی ان کی عبادت ہوگئی تو پھر کیا خواہ گائے کی پرستش کی کرین یا لنگور کی یا پتھر کی کیونکہ ان کے نزدیک بُت پرستی تو بری چیز ہی نہین مگر تعجب آتا ہے آریہ سماجیون پر کہ باوجود ادعائے احد خدا کی پرستش کے اور بت پرستی کے چھوڑ نے کے وہ عملاً ایسے ہی بُت پرست ہین جیسے کہ ان کے دیگر بھائی پرانی بت پرستی کا ایک شمہ گئو کی پرستش بھی ہے۔ جسکی سناتن دھرمی لوگ تو اس قدر عزت کرتے ہین کہ اس کے گوبر سے چوکا دیتے اور اس کے پیشاب تک پینے سے گریز نہین کرتے اور آئے دن قربانی کے دنون مین مسلمانون کے ساتھ دنگے اور فساد ہوتے رہتے ہین کہ فلان جگہ مسلمانون نے عید کے لئے گائے قربان کی تعجب کہ انگریزی فوجون کے لئے اور انگریزون کے لئے ہزارہا روزانہ مذبحون مین ذبح کی جائین تو ان کی بلا سے صرف گورنمنٹ کو کبھی کبھی توجہ دلاتے رہتے ہین کہ گاؤکشی روک دیجائے مگر مسلمان کرین تو اللہ کی پناہ۔ اس بے جا ہمدردی کی صدہا [illegible] بکی ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہندو ریاستون مین (اور اب بھی) گئو کشی کے بدلے انسان کشی کی جاتی رہی ہے۔ مگر غیر سناتنی بیچارے تو معذور بھی ہین مگر آریہ لوگون پر تعجب ہے مجھے ایک چھوٹا سا خیال اٹھا ہے اگر ہمارے ہموطن اسے غور سے پڑھین تو نہ گورنمنٹ کی خدمت مین داد دستد کرنی پڑے نہ مسلمانون سے لڑائی ڈھونڈنی پڑے نہ نظمین لکھکر لوگون کے جذبات اور توہمات پر اثر ڈالا جائے۔ یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ ہم تین باتین دیکھین اول یہ کہ اس کا ذبح کرنا ہندوؤن اور خاص کر کے آریون کے اعتقاد کے بموجب قابل مواخذہ ہے یا نہین یعنے آیا یہ ایسا امر ہو سکتا ہے کہ اسے گناہ کی حدود کے اندر لایا جاسکے دوسرے اس کے مارنے سے کوئی نقصان ہوسکتا ہے اگر ہوسکتا ہے تو اس کی کسی طرح تلافی بھی ممکن ہے یا نہین اور جتنا اس کا فائدہ لوگون کے سامنے بیان کیا جاتا ہے وہ واقعی ہے یا نہین۔ تیسرے اگر یہ واقعی مفید چیز ہے تو پھر اس کی رکھشا کیا اس کی کثرت کے لئے بہت ہی مفید ہے آسان راہ کونسی ہے۔ ان تینون امور پر ہم انشاء اللہ مختصر سی بحث کرتے ہین لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اصل مضمون کی طرف رجوع کرین چند ایک تمہیدی امور بیان کرنے ضروری ہین۔

— آریون اور ہندوؤن کے نزدیک یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ انسان ایک اتم ہستی ہے۔ باقی جتنی چیزین موجود ہین وہ سب اس سے نچلے درجہ کی ہین یعنے گائے۔ بکری۔ بھینس۔ پتھر لوہا۔ سبزی وغیرہ نباتات یہ سب ادنےٰ چیزین ہین اور کسی شامت اعمال کیوجہ سے اتم ہستی یعنے انسان اور رشیون کے درجے سے گر کر ان نچلے درجے کی جونون مین آگئے ہین اور اعلےٰ سے اعلےٰ کا ادنیٰ ہستی اختیار کرنا ضرور پہلے جنم کے گناہون کے باعث ہوا کرتا ہے یعنی اس سے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ رشی جن پر وید نازل ہوا تھا . . . . . . اب سُور۔ بندر ریچھ کتے کی جون مین ہون یا یہ بھی ممکن ہے کہ فاحشہ عورت بازاری کسی رنڈی کی صورت مین ہی موجود ہون کیونکہ ایک چھوٹے سے گناہ کے بدلے بھی کئی لاکھ جونین بدلنی پڑتی ہین جن کے لئے لاکھون اور کروڑون برس درکار ہین اس سے میرا منشا صرف اتنا ہے کہ گائے بھی ایک ادنیٰ جونون مین سے ہے یعنے پہلے یہ اتم ہستی تھی یعنی انسان۔ مگر کوئی ایسا گناہ اس سے سرزد ہوگیا جسکی سزا اسے یہ بھگتنی پڑی کہ اب حیوانی صورت مین آگئی ہے اور ابھی معلوم نہین کہ کہان تک گر جائے کیونکہ اس حالت مین تو اس سے وہ وہ حرکات بھی سرزد ہو جاتے ہین جو اکثر کتون یا دیگر حیوانات مین پائے جاتے ہین یعنے ایک گائے کا بچہ بڑا ہو کر اپنی ماں کا خاوند یعنے سانڈ اور نیوگی خاوند بھی بن جاتا ہے۔ کہین کسی رشی کے ساتھ ایسا معاملہ نہ ہو رہا ہو ورنہ خدا پناہ۔ پھر ویدون کی رہی سہی اور بھی کرتوت کھل جائیگی۔

اب اس اصول کو مدنظر رکھکر کہ آیا اس کا ذبح کرنا کوئی مذموم امر ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہین ہرگز نہین اور بالکل نہین کیونکہ جب اس کا دنیا پر نمودار ہونا گناہ کی وجہ سے ہے اور اس کی کثرت کا ہونا گناہ کی کثرت سے ہے جو کسی زمانے مین سرزد ہوئی ہو تو اس کی کمی گناہ کی کمی پر دلالت کرتی ہے لہذا آریون کو چاہیئے کہ آستینین چڑھا کر مسلمانون اور انگریزون کے ہاتھ بٹائین کہ یہ کار ثواب ہے۔ دشمنی کا خیال بھی دل مین نہ لائین بلکہ ان کا صفایا کر کے اور حیوانون اور جانداروں کا بھی صفایا کرین وہ تو بیچارے نجات پا جائین گے کیونکہ لیکھرام کی طرح ان حیوانون کی شہادت ان کے بداعمال کا کفارہ ہو جائیگی۔ اگر ڈر ہے تو صرف اتنا ڈر ہو کہ نکما پرمیشر خود تو کوئی کام کرنا جانتا نہین خواہ مخواہ دوسرون کو ستانے مین مشغول ہے اور بڑا سنگدل بھی ہے اپنے دوستون کو بھی جو اس کی راہ مین جان دین سزا دئے بغیر نہین چھوڑتا معلوم ہوتا ہے کہ لیکھرام بھی اب گائے کی صورت مین ہوگا کیونکہ سنا ہے کہ وہ ماس خور تھا اور ماس خوری کی سزا ماس خوراک ہونی چاہیئے۔ مثل مشہور ہے کہ جیسا مونہہ ویسی چپیڑ۔ خیر آریہ بھائیون کو کوئی شرم نہین کرنی چاہیئے۔ دل و جان سے کوشش کرنی چاہیئے انسان پر لازم ہے کہ جہان تک اس کی طاقت ہو وہ تو ضرور خرچ کرے۔ نتیجہ خود پرمیشر کے ہاتھ مین ہے اور وہ آریہ ورت کا پرمیشر ہے۔ ممکن ہے کہ کبھی نور ازلی کی محبت ان سے یہ کام نہ ہونے دے۔ مگر فرض مقدم ہے اور نوع انسان کی کل کی اسی مین بہتری ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ آیا اس کے مارنے سے کوئی نقصان واقع ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو اس کی تلافی کس طرح ہو سکتی ہے تو اس کا جواب ایک سہل امر ہے۔ پرمیشر کی راہ مین اگر تھوڑا سا نقصان بھی ہو جائے تو بلا سے۔ کروڑہا مخلوق کا (توبہ توبہ مخلوق کہان پرمیشر کے دوگنے بھائیون کا کیونکہ جب روح مادہ اور پرمیشر مع اپنی صفات کے ازلی ٹھہرے ہر ایک خود مختار ہوا اور ایک دوسرے کے برابر۔ انسان اور حیوان جبکہ دو چیزون سے مرکب ہین یعنے روح اور مادہ تو یہ دگنے ہوگئے اور پرمیشر مہاراج اکیلے رہ گئے) بھلا ہو جائے ہمدردی فرض منصبی ہے پھر ہم دیکھتے ہین کہ جو کام اس گئو سے نکلتے ہین وہ اس سے بڑھ چڑھ کر دوسری چیزون سے نکلتے ہین۔ ہندوستان بھر مین دیکھ لو بھینسون کا زیادہ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور پھر بکریان وغیرہ بھی موجود ہین اگر ان پر آریہ بھائیون کو کفایت نہ ہو تو ہرنی۔ سُورنی۔ کتیا۔ گدھی کا دودھ استعمال کرسکتے ہین ہان وہ اتنا کہہ سکتے ہین کہ آخر یہ بھی ایک دودھ دینے والی چیز ہے اس کو کیون ضائع کیا جاوے تو ہم یہ کہتے ہین کہ بے شک دودھ یہ دیتی ہے مگر ساتھ ہی یہ بُت پرستی کا ذریعہ بھی ہے اس لئے [illegible] کے لئے کیا ہے کہ ان کو قتل نہ کر دیا جاوے [illegible] کی ہی کمی ہے وہ اور طرح سے پوری ہو سکتی ہے۔ [illegible] مین پہلے اوپر بیان کیا ہے باقی رہا گھی وغیرہ۔ سو اب امریکہ مین ایک شخص نے ایک طریق ایجاد کیا ہے کہ حیوانات کی چربی کو اس طرح سے صاف کیا جاتا ہے کہ اگر وہ مکھن یا گھی کی جگہ استعمال کی جائے تو فائدہ اور ذائقہ اس کا ایسا ہی ہے [illegible] ماکہ ان چیزون کا۔ ہان بات یاد آگئی ہے کہ مجھے سمجھ نہین آتی کہ [illegible] کے عقیدہ کے رو سے اگر نکاسے پرمیشر کی پرستش نہ کی جاوے یا گائے کو ذبح کر دیا جاوے تو گناہ کرنا لازم آتا ہے امید ہے کہ آریہ بھائی اس پر بھی روشنی ڈالین گے رہا بیل وغیرہ جتنے اور کھیتی باڑی کے کام مین بہت آتی ہے سو اس کے متعلق عرض ہے کہ اب ویدک تہذیب کا زمانہ نہین رہا وہ ریلین اور انجن اور ہوائی جہاز جو کبھی آریاؤن کے بزرگون سے ہان مروج تھے وہ اب سطح آب مین ہین یا کہین ہمالہ کی چوٹیون یا غارون

مین پہے مین ۔یورپ نے بڑی ترقی کرلی ہے۔ زراعتین ملین اورآبپاشی اورکہاد ڈالنے کے نئے طریقے جاری ہوگئے ہین ایسی ایسی مشینین نکل آئی ہین کہ ہاتھ لگانے کی ضرورت نہین اگر بفرض " ضرورت ہی پڑ جائے۔ توگدہے گہوڑے خچر بہی اس دنیا مین کافی ہین اور نہین توشودر ہی سہی بہر حال اس بُت پرستی کا منشاء ضروری معلوم ہوتا ہے۔

خیر۔ اگر ہمارے آریہ بہائی اس بات پر راضی نہ ہون یعنے بُت پرستی ان سے نہین چہوٹ سکتی اور اب وہ اس حیوان کے ایسے دلدادہ ہوگئے ہین اور اس کی محبت نے انہین ایسا اندہا اور اصم کردیا ہے کہ وہ کسی ناصح کی نصیحت کو نہین سن سکتے اور ہر طرح سے اس کی رکھشا اور کثرت کے حامی ہین اور یہ ان کی زندگی کا عین مقصد ہے کہ اس جانور کی جس طرح ہو خدمت ہو جائے تو اس کے لئے ہی مجہے ایک راہ سوجہی ہے ممکن ہے کہ یہی راہ مفید مطلب ہو۔ ہمارے آریہ بہائی اس کو ٹھنڈے دل سے سوچین اور غور کرین اگر مفید مطلب ہو تو اس طریق کو اختیار کرین پہر ان کو کسی امیر افغانستان کی بہی بے جا خوشامد اور تعریف نہ کرنی پڑے کیونکہ دل سے تو وہ اس کے کیا تمام مسلمانون کے خون کے پیاسے ہورہے ہین اور نہ ہی انکو میونسپل گزٹ اور دوسرے ہندو اور مسلمان اخبارون مین نظمین گئو کے فوائد مین لکھوا کر شائع کرنی پڑین اور نہ ہی کسی مسلمان صوفی کا بوسیدہ قول ڈہونڈ کر نکالنا پڑے تاکہ کسی طرح مسلمانون کی آنکھون مین مٹی ڈالین۔ کیونکہ جس طرح آپ کے دلون مین [illegible] گھر گیا ہے اور یہی عقیدہ راسخ ہوگیا ہے کہ اس کی [illegible] رکھیا ہونی چاہیئے اسی طرح مسلمانون کے [illegible] دن [illegible] بدقسمتی سے یا خوش قسمتی سے یہ عقیدہ گھر کرگیا ہے کہ اس کا مارنا ثواب ہے اور دنیا کے جہان اور بُت توڑے جاتے مین وہان یہ بہی ایک بُت ہے جس کا توڑنا لازمی و لابدی ہے کیونکہ قرآن شریف مین صاف حکم موجود ہے ۔ فاذ بحوا البقرۃ۔ یعنے گائے کو ذبح کرو پہر اس قول کے ہوتے ہو۔ [illegible] مسلمان کسی ایرے غیرے نتو خیرے کی بات کو کب مانی گے [illegible] حق یہ ہے کہ دنیا مین زنا کی کثرۃ ہونی چاہیئے کیونکہ مین نے سُنا ہے کہ گائے اصل مین ایک برہمنی تہی۔ وہ زنا کی مرتکب ہوئی پرمیشر صاحب تاڑ مین لگے ہوئے تہے جہٹ گائے کے بدن مین گہسیڑ دیا یعنے جب وہ مرگئی تو دوسرا قالب جو اس نے اختیار کیا وہ گائے کا تہا اب ہمارے ہموطن بہائیو [illegible] اور ہماری ان سے پرارتہنا ہے کہ وہ ضرور اس مفید کام مین حصہ لین گے۔ بر کریمان بلاغ باشد وبس

ماسٹر محمد الدین بی اے (علیگ)

عیدالفطر

بخدمت جملہ احباب احمدی وسکریٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عیدالفطر کی تقریب قریب آرہی ہے اس موقعہ پر احباب بفضل للہ ایک روپیہ فی کس کے حساب چندہ عید فنڈ مین دیا کرتے ہین چونکہ طبائع مختلف ہوتی ہین بعض تو خود ہی بلا مطالبہ ادا کرتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ جب تک ان سے کوئی مطالبہ نہ کرے تب تک ادا نہین کرتے۔ حالانکہ وہ خدا کے راہ مین خرچ کرنے کو طیار ہوتے ہین بعض کو کوئی توجہ دلانے والا چاہیئے اس واسطے تمام احباب کو اور خصوصاً سکرٹری صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آپ عید فنڈ اور صدقہ فطر کی وصولی کا انتظام پہلے ہی سے کر چہوڑین تا وقت پر کوئی دقت نہ ہو بلکہ بہتر ہو کہ چندہ عید فنڈ کی وصولی کا پہلے ہی سے تدارک کرین۔ ہمت والے احباب خود عطا فرماکر اور دوسرون سے وصول کرکے دُہرا ثواب حاصل کرین اور اپنے بہائیون کو ثواب مین حصہ لینے کے لئے موقعہ دین۔ اگر ایسے موقعہ پر سعی سے کام لیا جاوے تو فنڈ کو بہت امداد پہونچ جاتی ہے اور اگر لاپرواہی سے کام لیا جاوے تو بڑا نقصان ہوتا ہے جس کو منتظم لوگ خوب محسوس کرسکتے ہین۔ ذی مقدرت احباب سے ایک روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ عید فنڈ اور دوسرون سے صدقہ فطر وصول کیا جاوے خداتعالیٰ آپ لوگون کے دلون مین سلسلہ کی ضروریات اور اس کی امداد کے لئے ابھار کرے کہ آپ مقدور سے بڑھ کر کوشش کرین۔ آمین۔ محمد علی سکرٹری ۔ ۲۷ ستمبر ۱۹ء

میان مسافر بائین تہین دائین ہاتھ

(ماسٹر عبدالرحیم نیر)

میان مسافر لالہ پرکاش لکھتے ہین کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے "کہیتیان جلادو۔ مویشی ذبح کردو۔ درخت کاٹ ڈالو"۔ ہم جانتے ہین کہ بعض آریون کی گھٹی مین جہوٹ ہے اور ہمین معلوم ہے کہ جہوٹ انہین شیر مادر کی طرح حلال ہے اور ادن کی یہ چالاکیان محض اپنی پردہ پوشی کے لئے ہین۔ جس قوم کو صاف حکم ہو کہ (۱) نیک کو بھی نہ چہوڑو ۔(۲) زندہ جلادو۔ (۳) چارہ و خوراک جلادو (۴) لوٹ لو ۔ اسے کیا حق پہونچتا ہے کہ وہ اسلام جیسے مقدس مذہب پر حملہ کرے دیکھو میان مسافر ہمارے پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہین۔ "مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ متقی بنو۔۔۔۔۔۔ غدر نہ کرو۔ حد سے مت بڑھو۔ بچے بوڑہے عورت کو قتل مت کرو۔ عبادت گاہون مین بیٹھے ہوؤن کو مت ستاؤ۔ کہجور مت پہیرو۔ میوہ دار درخت مت کاٹو ستان مت ویران کرو۔ مواہب لدنیہ ۳۲۲

پہر دیکھو زید بن حارث موتہ کی طرف جاتے ہین اور آپ کی فوج کو ارشاد ہوتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اپنی تکالیف کا بدلہ لیتے وقت بے گناہ خانہ نشینون کو مت ایذا دو کمزور عورتون کی حفاظت کرو۔ بچے اور بیمار کو دکھ نہ دو۔ گہرون کے گرانے سے اعراض کرو۔ جس چیز پر کسی قوم کی روزی کا مدار ہو اسے ہرگز تباہ مت کرو۔ (آریو شرم کرو) میوہ دار درختون کو مت کاٹو اور کہجور کے نزدیک مت جاؤ۔ ابن اسحق مع التاریخ۔ ذکر سریۃ ذات السلاسل۔ ہندوستان ریویو ماہ اگست ۱۹۰۹ء۔ ملز ہسٹری آف محمڈنزم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کے خلیفہ اول کیا فرماتے ہین ۔منصف بنو۔ وعدہ شکنی ہرگز نہ کرو۔ کسی کو پاؤن کے نیچے مت روندو۔ بچون، بوڑہون، عورتون کو مت قتل کرو کہجور کے درخت کو مت چہیڑو۔ اور نہ اسے جلاؤ۔ میوہ دار درخت مت کاٹو۔ بہیڑون یا مویشی کے گلون یا اونٹون کو مت ذبح کرو۔ (دیانند یو شرم) آرنلڈس پریچنگ آف اسلام صفحہ ۵۰ پہر دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا۔ پ بقرہ۔ لڑو ادن سے جو تم سے لڑتے ہین۔ اور زیادتی مت کرو۔ کوئی دیانندی اس کے ہم مطلب وید منتر دکہا سکتا ہے؟ ایک بار اور شرم ادہم [illegible] مضمون کی ایک سوآئت دکہا سکتے ہین۔

آریون کی جوتی اونہی کا سر

پرکاش لکھتا ہے کہ ڈاکٹر چرنجیو بہاردواج نے ہتک عزت کی نالش دہرمپال پر کردی ہے ۔مقدمہ منشی مجسٹریٹ صاحب کی عدالت مین ہے ایک پیشی ہوچکی ہے ۔ ۴۔ اکتوبر آئندہ تاریخ ہے ۔ مدعی وہی ڈاکٹر ہے جس نے ہمین گہر بلاکر گالیان دی تہین اور ملعا وہ دیوسماج کا عبدالغفور اور آریہ سماج کا دہرم پال "ہے جسکی بابت پرکاش لکھتا تہا۔ کہ جب یہ شخص آریہ سماج مین آیا تو مقروض تہا اب مالا مال ہوگیا ۔۔۔۔۔ جسے آریہ سماج نے دودہ پلایا اس نے سانپ بن کر ڈسا ۔۔۔۔۔۔۔ جسے پتر سمجہ کر پیار کیا اس نے پتا کی گردن پر چہری چلائی ۔۔۔۔۔۔ غرض آریہ سماج کا جوتہ آریہ سماج کا سر" مگر ہم کہین گے یہ سر بہت ہی مضبوط ہے اسے کسی زبردست ہاتھ کی ضرورت ہے جو خواہ آسمانی خواہ زمینی فیصلہ کے رنگ مین ہو بہر حال دیکھین کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

آریون کی گھٹی مین جہوٹ

آریہ سماج کا بانی تو ہر طرح اول نمبر ہے اس نے محمود سے جیپال پر حملہ کرا یا دکہلا بہی

---

(۱) دیکھو سام وید ۳ پرپاٹھک ۶ (۲) یجروید باب ۱۳ منتر ۱۱ و ۱۲ (۳) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۴ (۴) رگوید ۴ ۔ ۴ ۔ ۳۸ ۔ ۵

سے قرآن لکھوایا اس کی بدقسمتی سے نہ یہ امید نہ وہ سچ ہوا لیکھرام نے نوعید تابعین کا بچا کھچا کھانے میں حرام و ضلال یعنی راستی و ناراستی کی تمیز ہی نہیں کی۔ پھر ویدو سماجی آریہ نے بقول ماسٹر لچھمنداس ٹامگری دستیارتھ پرکاش نہ تحقیقات کی اور جو لکھا ہے کہ میرے بیٹر پر تمام مذاہب کی کتابیں پڑی ہیں بالکل جھوٹ تھا اور پیچھے بقول پنڈت جیون تت ایک معزز ہیرسٹر سماج کی پرتگیا کے لئے جھوٹ بولنے کو بھی تیار ہیں۔ سماجیو! خوب یاد رکھو۔ ع

سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں۔

انٹی مسلم لیگ

کیا میری مراد ہند و سبھا سے ہے کیا دیانند کالج یا گروکل میں کوئی خفیہ سوسائٹی ہے؟ نہیں نہیں۔ اس سے میری مراد بھارت شدھی سبھا ہے جس کے پریزیڈنٹ ہز ہائینس رانا صاحب دھامی تھے اور سکرٹری وہی بھرا بچ کا بھگوڑا بزبان پنڈت بھوجدت اور معاونین سا ہو شیا مجی جیسے مالدار اور بابو ویپ نرائن جیسے متمول بیرسٹر جو ایسے موٹر کاروں میں چڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کو گالیاں دلاتے پھرتے ہیں۔ جس سبھا کا سکرٹری بھوجدت جیسا منہ پھٹ اسلام کا دشمن بدزبان آریہ ہو اس کے پریزیڈنٹ اور عہدہ داروں پر کیا اثر ہو گا اور ہز ہائینس اپنی مسلمان رعایا کو کس نظر سے دیکھتے ہوں گے۔ اگرچہ ہز ہائینس نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے تاہم یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ آریوں کی اس شوخی اور بدزبانی کی تہ میں بڑی بڑی طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ (عبد الرحیم نیر)

قول صریح در وفات مسیح

۷۸۶۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ میں ہے وصوروفیہ تیلک الصوراولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیامۃ۔ وتصویرے کردند دراں مسجد صور تہائے مردہ آنجماعت بدترین آفریدہ ہا اند نزد خدا روز قیامت (تیسیر القاری) ظاہرا مراد صورت عیسیٰ و مریم و صالح ایشان کہ مردہ اند باشد (شیخ الاسلام)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نصاریٰ جو اپنے معبدوں میں تصویریں بناتے وہ مُردہ لوگوں کی ہوتی تھیں۔ پھر شارح حدیث نے جب ان فوت شدہ بزرگوں کے نام لکھنے چاہے تو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نام لیا جس سے ثابت ہوا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے - - - - - - - - سمجھا دیا کہ یہی وہ قوم ہے کہ جس کے شر اور فتنے کا قرآن شریف کے اول اور آخر آیتہ وَلَا الضَّالِّينَ اور من شر ما خلق میں ذکر ہے۔ مگر افسوس ہمارے بھائیوں نے رب الفلق کے اشارہ کو نہ سمجھا اور

باوجود روشنی کے دجالی فتنہ کے تاریک گڑھے میں گر رہے ہیں حدیث کے اس مختصر جملہ نے وفات مسیح اور شر دجال کو ظاہر کر دیا۔ کیا ہی بہتر ہو اگر کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھاوے۔

نبی

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہنے سے ناراض ہوتے ہیں۔ وہ حدیث ذیل پر غور کریں۔ لعنۃ اللہ علی الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجدا۔ (بخاری) یہاں اس مشکل کے پیش آنے سے کہ نصاریٰ کا تو بجز حضرت عیسیٰ کے کوئی نبی نہیں اور انکی قبر کسی ہمارے علماء نے حدیث لیس بینی وبینہ نبی (یعنے میرے اور عیسےٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں) کی پرواہ نہیں کی اور متبعان عیسےٰ کو نبی مان لیا اور اس طرح حضرت عیسیٰ کو دفن ہونے سے بچایا لیکن جس شخص کو خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا اگر اس کو نبی کہا جاوے تو جھٹ ان لوگوں کو حدیث لانبی بعدی یاد آ جاتی ہے کیا خوب انصاف ہے۔

یاجوج ماجوج کے کان اور ہمارے مسلمان

بعض مسلمان ہم احمدیوں کو اس وجہ سے بھی کافر جانتے ہیں کہ ہم کیوں انکی طرح یاجوج ماجوج کے لمبے کان اور قد وغیرہ نہیں مانتے سو میں ایسے لوگوں کی خدمت میں لو شرح بخاری سے چند سطور پیش کر کے عرض کرتا ہوں وہ براہ مہربانی ان کو پڑھ کر ہمیں جواب دیں کہ جن علمائے اسلام کے نزدیک مدت سے یاجوج ماجوج کا خروج ہو چکا اور جو تمہاری طرح لمبے کانوں کے منتظر نہیں رہے ان کے اسلام کا کیا حال ہے شیخ الاسلام شرح بخاری میں زیر حدیث فتح الیوم من ردم یاجوج ماجوج کے لکھا ہے۔ "وبعضے گفتہ اند کہ این اشارت است بخروج اتراک چنگیز یہ کہ برآمدند و ہلاک کردند عالمے را وواقعہ شدہ بر دست ایشان بہ بغداد وغیرہ بلاد آنچہ واقعہ شد" ہم حیران ہیں کہ ہمارے مخالف علماء کس منہ سے یہ دعوے کرتے ہیں کہ مسیح ابن مریم اور الدجال اور یاجوج ماجوج وغیرہ کا نقشہ جو دلوں میں جمائے بیٹھے ہیں وہی سب کا سب بعینہ تمام پہلی کتابوں میں موجود ہے کیا اتراک چنگیزیہ کے کان لمبے تھے کیا اس وقت مسیح ابن مریم آسمان سے اُترا تھا۔ اجماع کے مدعیو کچھ تو غور کرو۔

بتاؤ کون کافر ہے

آجکل احمدیوں اور غیر احمدیوں میں دجالی بارش کا بھی تنازعہ ہے غیر احمدی دجال کے مینہ برسانے کے قائل ہیں اور احمدیوں کو اپنے عقیدہ کے برخلاف پاکر فوراً کافر کہدیتے ہیں۔ قرآن شریف چونکہ ان کے اس عقیدہ کا سخت مخالف ہے اس لئے اس کی طرف تو منہ نہیں کرتے ان عوام کالانعام کے آگے حدیث کا ذکر چھیڑ بیٹھتے ہیں لہذا ہم بارش کے متعلق بخاری سے ایک حدیث پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارے مکفرین کو اپنے ایمان کی حقیقت معلوم ہو بخاری کتاب الاذان میں ہے۔ قال اصبح من عبادی مومن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذالک مومن بی وکافر بالکواکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی ومومن بالکواکب۔ مطلب حدیث ظاہر ہے کہ بارش کو غیر خدا کی طرف منسوب کرنا کفر ہے پس بتاؤ دجالی بارش کے قائل اور اس کو مینہ پر قادر سمجھنے والے حدیث کی رو سے مومن ہیں یا کافر۔

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

رسالہ ریویو میں اس امر کی بحث کہ مسیح کو مہدی بھی کہا گیا بخوبی ہو چکی ہے اور ہماری طرف سے کئی دفعہ حدیث ابن ماجہ "لا مہدی الا عیسےٰ" اور حدیث طبرانی "ثم ینزل عیسی بن مریم الخ اماماً مہدیاً حکماً عدلاً" مخالفین کے سامنے پیش کی گئی اور ہر طرح سمجھایا گیا کہ اے بھائیو! دجال کے ساتھ جو مسیح مقابلہ کریگا وہ وہی مہدی ہے جسکی نسبت تمہارا عقیدہ ہے کہ وہ اسی اُمت سے ظاہر ہو گا اور اس کے ثبوت میں ہم نے آیات قرآنی اور احادیث ربانی کے علاوہ بعض بزرگوں کے قول بھی پڑھ کر سنائے۔ چنانچہ یہ شعر

ورس غاشی ہجری دو قران خواہد بود
ازپئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

تو ایسا مشہور ہے کہ ناخواندہ [illegible] بھی جانتے ہیں اس شعر میں دجال کے مقابل مسیح [illegible] لکھا ہے جس میں یہ اشارہ ہے کہ مسیح اور مہدی دونوں ایک ہی ہیں۔ مگر افسوس باوجود اس قدر سمجھانے کے ہمارے مخالفین نے ضد کو نہیں چھوڑا کوئی نہ کوئی بیہودہ عذر پیش کر دیتے ہیں اب میں دیوان حافظ سے ایک شعر ان صوفیوں کی خاطر جو ابھی تک اس سلسلہ میں ہمارے سخت مخالف ہیں اس غرض سے لکھتا ہوں کہ وہ اس پر غور کریں۔ شعر

کجاست صوفی دجال چشم ملحد شکل
بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید

شعر بالا کی طرح حافظ علیہ الرحمۃ نے بھی اس شعر میں دجال کے مقابل مہدی لکھ کر ہمارے مہدی کے منکروں کو جلا دیا۔

کرم داد از دوالمیال ضلع جہلم۔